SENATE DEBATE
SENATE OF PAKISTAN

Saturday, December 29, 1990

The Senate Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chairman.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
شَدِيْدِ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ وَمَآ
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ
مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

SENATE DEBATE
SENATE OF PAKISTAN

Saturday, December 29, 1990

The Senate Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chairman.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
الٓرٰ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ اللّٰهِ الَّذِىۡ
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ
شَدِيۡدِ ۙ الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ
عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ۝ وَمَاۤ
اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ
مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔ اے پیغمبر یہ قرآن ایک بڑی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے اس کو ہم نے تم پر اس غرض سے اتارا ہے کہ تم لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاؤ یعنی اس ذات پاک کے راستے پر لاؤ جو سب سے زبردست اور ہمہ وقت اور ہر حال میں تعریف کے لائق ہے یعنی اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور عذاب سخت کے اعتبار سے جو آخرت میں ہونے والا ہے کافروں کے حال پر بڑا سخت افسوس ہے کہ یہ لوگ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند رکھتے اور اللہ کے راستے پر چلنے سے لوگوں کو روکتے اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ ہیں جو پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں اور جب کبھی ہم نے کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کو اسی کی قومی زبان میں بات چیت کرتا ہوا بھیجا تاکہ وہ ان کو اچھی طرح سمجھا سکے، اس پر بھی اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ (سورۃ ابراہیم)

Further discussion an the Presidents address

جناب چیئرمین
میر حسین بخش جناب حسین بخش بنگلزئی صاحب

جناب چیئرمین! اس معزز ایوان میں جناب صدر محترم کا پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب زیر بحث ہے صدر محترم نے ملک کے اندر امن و امان قائم رکھنے سے متعلق اپنے خطاب میں واضح الفاظ میں کہا ہے

"نئی حکومت مصمم عزم رکھتی ہے کہ مجرموں کے ہر ٹولے کو خواہ وہ کتنا ہی منظم اور با اثر کیوں نہ ہو ریاست کی قوت کو للکارنے کی عبرتناک سزا دے گی۔"

پھر کہتے ہیں

"انسانوں کے ستائے ہوئے لوگ ابلیس سے بھی ساز باز کر لیتے ہیں لہذا ضروری ہے کہ انسانوں پر انسانوں کے ظلم کا ہر دروازہ بند کر دیا جائے۔"

جناب والا! جہاں تک ملک کے اندر امن و امان کا تعلق ہے آئینی اعتبار سے، اخلاقی اعتبار سے، سیاسی اعتبار سے، انسانی حقوق

کے اعتبار سے ہر شہری کا یہ بنیادی حق ہے کہ حکومت وقت اس کو امن وامان مہیا کرے اس سلسلے میں ہمارا پچھلا تجربہ یہ رہا ہے کہ لوگوں نے جب امن وامان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور حکومت کے نظام کو انھوں نے للکارا تو مخصوص مفادات کی وجہ سے یا خود غرضی کی وجہ سے حکومتِ وقت امن وامان قائم رکھنے میں ناکام رہی لہذا یہ انتہائی ضروری ہے کہ امن وامان کو قائم رکھنے کے لئے حکومت وقت اپنے پورے ذرائع اور وسائل استعمال کرے موجودہ حکومت کے بعد سندھ میں جہاں تک امن وامان کا تعلق ہے میں یہ سمجھتا ہوں اور حالات نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ امن وامان کا سلسلہ کچھ بہتر ہو رہا ہے لیکن حالات کی اس بہتری پر موجودہ حکومت کو یہ سمجھ کر خاموش نہیں رہنا چاہیئے کہ امن وامان کا سلسلہ کچھ بہتر ہو رہا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو مزید یقینی بنا لینا چاہیئے اور اس کے لئے وفاقی حکومت نے صوبہ سندھ کی حکومت کو تمام ذرائع مہیا کر دیے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ سندھ کے متعلق سینٹ کی ایک سپیشل کمیٹی نے اس معزز ایوان میں ایک رپورٹ پیش کی تھی جس میں واضح طور پر یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ سندھ کے اندر امن وامان قائم رکھنے کے لئے آپ آئینی ہاتھوں سے آہنی پنجوں سے ان تمام لوگوں کو دبائیں جو اپنے اثر ورسوخ کی وجہ سے امن وامان کو تباہ کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں لہذا اس عزم کا صدر صاحب نے بھی اظہار کیا ہے اور ہم بحیثیت رکن سینیٹ اس بات کی پرزور سفارش کرتے ہیں کہ امن وامان کو ہر حال میں پورے ملک کے اندر یقینی اور مستحکم بنایا جائے۔

اس کے بعد صدر نے اپنے خطاب میں احتساب کے متعلق فرمایا "احتساب جمہوریت کی روح اور انصاف کا تقاضا ہے جب تک غلط عمل کا محاسبہ کر کے اس کو اس کے منطقی ردعمل سے دوچار کرنے کی روایت نہیں اپنائی جائیگی اقتدار میں آنے والے اقتدار کو عوام کی بجائے خود اپنی خدمت کا وسیلہ سمجھتے رہیں گے۔"

جناب والا! جہاں تک احتساب کے عمل کا تعلق ہے اس عمل کو مسلسل ہر حکومت

کے دور میں جاری و ساری رہنا چاہیئے جب تک لوگ خواہ وہ پارلیمنٹ کے ممبر ہوں خواہ وہ حکومت کے حکام ہوں خواہ وہ عام شہری ہوں ہر شخص کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ احتساب کے لئے تیار ہو نہ صرف احتساب کیلئے تیار ہو بلکہ اس بات کو بھی ضروری قرار دیا جائے کہ ہر شخص کا احتساب ہو گا۔ جناب والا! سندھ کی صورت حال کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے جب ہم نے مختلف علاقوں کا دورہ کیا تو معلوم ہوا کہ حکومت کے اہلکار جس کسی عہدے پر بھی ہیں اس کا بڑا غلط استعمال کیا جا رہا ہے مثلاً ایک شخص جو کسی محکمے میں 11 گریڈ میں ہے یا 14 گریڈ میں ہے اور آپ اگر اس کی مالی حیثیت کو دیکھیں آپ اس کی پراپرٹی کو دیکھیں تو وہ ایک ٹھیک ٹھاک کارخانہ دار کے مقابلے میں زیادہ دولت مند دکھائی نظر آئے گا جب ملکی نظام کو چلانے والوں کا یہ حال ہو اور وہ اس قدر رشوت خور بدعنوان اور کرپٹ ہو گئے ہوں تو ایسی صورت میں اس بات کا کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے کہ "who is who" کس کی پشت پر کس کا ہاتھ ہے کون کیا کر رہا ہے لہذا احتساب کے اس عمل کو پارلیمنٹ کے ایک ممبر سے لے کر عام آدمی تک لے جایا جانا چاہیئے اور بڑے مستحکم انداز میں احتساب کا عمل جاری رکھنا ضروری ہے۔

ہماری سیاسی زندگی میں اکثر صوبوں کے ساتھ تعلقات کی بات کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں صدر صاحب اپنی تقریر میں فرماتے ہیں۔

"پاکستان ایک وفاق ہے اگر وفاق کو کل مانا جائے تو صوبے اس کے اجزاء قرار پائیں گے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ اگر ایک طرف کل اپنے اجزا ہی سے تقویت حاصل کرتا ہے تو دوسری طرف اجزا کا اپنا وجود اور نشوونما بھی کل ہی کی رہین منت ہوتی ہے۔ وفاق پر لازم آتا ہے کہ وفاقی اکائیوں کا اعتماد بحال رکھے۔"

جناب والا! جہاں تک صوبوں کی خودمختاری کا تعلق ہے اس سلسلے میں ہمارا آئین بالکل واضح ہے لیکن اکثر مرکز کو اس حد تک مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ صوبوں کو مرکز کے خلاف شکایات پیدا ہوتی ہیں صوبوں کی ان شکایات کے ازالے کے لئے کم از کم ہماری اس چھ سالہ مدت

میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ صوبوں کو جس حد تک آئین کے اندر یقینی خود مختاری دی گئی ہے یہ ان کا حق بنتا ہے اور ان کے لئے انتہائی ضروری ہے جب تک صوبے خود مختار نہیں ہوں گے اس وقت تک ہم ایک مضبوط وفاق کا تصور بھی نہیں کر سکتے اس سلسلے میں ایک خوش آئند بات جس کا صدر صاحب نے اپنی تقریر میں ذکر فرمایا ہے جس پر موجودہ حکومت عمل پیرا ہے وہ یہ ہے کہ "نیشنل فنانس کمیشن کا اجلاس بلایا جائے گا تاکہ قومی وسائل میں صوبوں کو ان کا جائز حصہ دے کر ان کے ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کیا جا سکے اسی طرح مشترکہ مفادات کی کونسل کو بھی کام کرنے کا موقع دیا جائے گا تاکہ وفاق اور صوبوں کے مابین ذمہ داریوں کے تعین اور دائرہ ہائے اختیار کے سلسلے میں پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال کا تدارک کیا جا سکے۔" اس سلسلے میں اگلے مہینے کی ۱۲ تاریخ کو غالباً نیشنل فنانس کمیشن کا اجلاس طلب کیا گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی طرف سے یہ ایک بہترین اقدام ہے۔ جب تک اس نیشنل فنانس کمیشن کے اجلاس میں تمام صوبے اپنے پانی، معدنیات اور صوبائی بحث کے مسائل کو باہم مل بیٹھ کر حل نہیں کرا سکتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبوں کی یہ شکایات برقرار رہیں گی جن کا لوگ غلط پرچار بھی کر سکتے ہیں۔ لہذا انتہائی ضروری ہے کہ صوبوں کو مطمئن رکھنے کے لئے ان کے وہ حقوق ان کو دے دیے جائیں جو آج تک صرف دستور میں ہی درج ہیں لیکن ان پر عمل کبھی نہیں ہوا۔ موجودہ حکومت نے اس پر عملدرآمد کے لیے جو سلسلہ جنبانی شروع کیا ہے میں اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

جناب والا! قومی سیاست میں اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بدقسمتی سے اسمبلی کے اندر حکومت سازی کے لئے مختلف ادوار میں گروپ بندیوں کے ذریعے مختلف ہتھکنڈے استعمال کیے گئے اور یہاں تک ہوا کہ معزز اراکین اسمبلی کو دھونس دھاندلی لالچ کے ذریعے خریدنے کی کوشش کی گئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوشش

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

جس پارٹی کی طرف سے بھی ہوئی ہے خواہ وہ حزبِ اختلاف ہو یا حزبِ اقتدار، قابلِ مذمت ہے۔ اس لئے کہ الیکشن کے دوران حلقہ ہائے انتخاب کے لوگ انتہائی خلوص، نیک جذبے اور ان توقعات کے ساتھ لوگوں کو ووٹ دے کر منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجتے ہیں کہ وہ ان کے نظریات کا تحفظ کریں گے وہ ان کے حقوق کا تحفظ کریں گے مگر بدقسمتی سے حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف صرف حکومت سازی کے لئے ان نمائندگانِ قوم کے ضمیر کو خریدنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بدترین سازش ملک کی جمہوری سیاست میں اور کوئی نہیں ہو سکتی اس کی طرف بھی صدر صاحب نے اشارہ کیا ہے۔

کسی بھی ایوان کا وقار جمہوری اور پارلیمانی روایات کی غیر مشروط پاسداری ہی سے قائم ہوتا ہے ماضی میں وفاداریوں کی خرید و فروخت نے قومی اسمبلی کے تقدس کو بری طرح مجروح کیا تھا۔

جناب والا! اس سلسلے میں ہم موجودہ حکومت سے بجا طور پر یہ توقع رکھیں گے کہ لازماً کوئی قانون سازی ہونی چاہیئے تاکہ آنے والے وقت میں کسی بھی ممبر اسمبلی کو خواہ کسی بھی جماعت سے اس کا تعلق ہو عوام سے مینڈیٹ لے کر قومی اسمبلی میں اپنے گلے میں یہ بورڈ لٹکا کر نہ پھرے کہ "ممبر برائے فروخت"۔ یقیناً یہ قومی سیاست کی بہت بڑی تذلیل ہے۔ اس لئے ہم موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کو ختم کرنے کے لئے، اس ہارس ٹریڈنگ کو ختم کرنے کے لئے قانون سازی کرے۔ جناب والا! آج ہم تاریخ انسانیت کے جس ردشتی دور میں زندگی گزار رہے ہیں اس دور کے تقاضے بڑے مختصر ہیں وہ قومیں جن کے پاس علم و ہنر ہے یا جن کے پاس سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی تعلیم ہے، صرف وہی قومیں ہمیں ترقی یافتہ دکھائی دیتی ہیں لہٰذا یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنی قومی زندگی میں تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ تعلیم کے ہتھیار سے مسلح ہوئے بغیر ہم اپنی قومی جنگ اور اپنی سلامتی کی جنگ

کبھی کامیابی سے نہیں لڑ سکتے۔ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے صدر صاحب اپنی تقریر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"آپ حضرات کو ملک کی اقتصادی ترقی اور معاشی استحکام کی طرف بھی خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ آج کی دنیا میں ہر ملک کی قوت اس کے اقتصادی استحکام میں مضمر ہوتی ہے مگر اقتصادی استحکام کی بنیادیں اسی صورت میں قابل اعتبار گردانی جا سکتی ہیں جب انہیں سہارا دینے کے لئے تعلیم یافتہ ذہن اور تندرست قویٰ موجود ہوں۔ حکومت کو اس بات کا بھرپور ادراک ہے کہ تعلیم خصوصاً سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم عام کئے بغیر کسی بھی میدان میں ترقی کے ہدف کی حقیقت سراب سے زیادہ نہیں"

میں یہ سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب کی اس روشن دلیل کی موجودگی میں اس بات سے کوئی پاگل ہی انکار کر سکتا ہے کہ آج کے اس دور میں سوائے سائنسی تعلیم کے کوئی اور راستہ بھی اقتصادی ترقی کے لئے اختیار کیا جا سکتا ہے۔ آج بھی دنیا کے کسی ملک کے ساتھ، کسی بھی سلسلے میں خریداری کے لئے جائیں کے تو سب سے پہلے وہاں ٹرانسفر آف ٹیکنالوجی کی بات ہوگی کہ جناب آپ اس سمجھوتے کے ساتھ اپنی ٹیکنالوجی بھی ہمیں ٹرانسفر کریں گے یا نہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں ٹیکنالوجی ہی اہم چیز ہے۔ لہذا ہم حکومت وقت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو ملک کے اندر زیادہ سے زیادہ پھیلانے کا اہتمام اور انتظام کیا جائے۔

جناب والا، صدر صاحب اپنی تقریر میں فرماتے ہیں کہ "بے روزگاری ملک کا ایک اور سنگین مسئلہ ہے جسے حل کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہوگا۔ حکومت سمجھتی ہے کہ سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول پیدا کرکے اور تیز رفتار صنعتی ترقی کا اہتمام کرکے ہی اس مسئلہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بے روزگاری کے خاتمے کے بغیر معاشی استحکام ممکن نہیں۔"

صدر صاحب نے ملک کے اندر بے روزگاری کا جائزہ لے کر بجا ارشاد فرمایا ہے کہ جب تک ہم ملک کے اندر بے روزگاری کو ختم کرنے کا اہتمام نہیں کریں گے،

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

ہم اپنی نوخیز نسل کے اندر اعتماد پیدا نہیں کر سکیں گے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں نئی نسل کو ملک کی خدمت کا موقع دینا چاہیئے۔ جناب چیئرمین! یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ موجودہ حکومت ملک کے اندر بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے اپنی ترجیحات میں top priority دے۔ مجھے امید ہے کہ جس انداز میں وزیر اعظم صاحب نے قوم سے خطاب میں انڈسٹریلائزیشن کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے اور جو incentives دیے ہیں ان سے صنعت کو فروغ حاصل ہوگا اور بے روزگاری پر کافی حد تک قابو پایا جا سکے گا۔

صدر صاحب اپنے خطاب میں آگے جا کر فرماتے ہیں۔

خود انحصاری ہی اقتصادی ترقی کا اصل معیار ہے دوسروں کا دست نگر رہنے والوں کو نہ صحیح معنوں میں آزاد کہا جا سکتا ہے نہ خود مختار۔ یہ خود انحصاری کے فقدان ہی کی کرم فرمائی ہے کہ آئے دن امداد کی بندش کی دھمکیوں سے ہماری قومی حمیت کو للکارا جاتا ہے

جناب والا! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پچھلے سال انہی دنوں میں پارلیمانی وفد میں ہم شمالی کوریا کے دورے پر تھے، وہاں شمالی کوریا کے ایک لیڈر نے خود انحصاری پر ایک زبردست سبق دیا تھا جس کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ جب تک ہم ملک میں خود انحصاری کا جذبہ پیدا نہیں کریں گے، جب تک ہم اس بات کو یقینی نہیں بنائیں گے کہ ہم ایک زندہ قوم کی حیثیت سے اس دنیا کے صفحۂ ہستی پر قائم رہیں اس وقت تک ہماری قومی حمیت کو ہمیشہ اور ہمیشہ للکارا جاتا رہے گا اس سے کھیلا جاتا رہے گا اور ہماری قومی حمیت کا دنیا کی بین الاقوامی سیاست میں کوئی خاص حصہ نہیں ہوگا اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ ہم خود انحصاری کے حوالے سے اس بات کا اہتمام کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہمیں ایک زندہ قوم کی حیثیت سے اپنے وسائل پر انحصار کرنا ہے اور ان کو ترقی دے کر ہم اپنی قوم کی ترقی میں بھرپور حصہ لے سکتے ہیں۔

جناب والا! اس سلسلے میں صدر صاحب نے اپنے عزم کا اظہار فرمایا ہے اور بڑا زور دے کر انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ

"حکومت کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ حکومت کے لئے بیرونی امداد خواہ کتنی ہی ضروری کیوں نہ ہو ہم امداد کی خاطر اپنی خود مختاری اور عمل کی آزادی کو ذرہ برابر بھی قربان کرنے کو تیار نہیں ہوں گے۔"

صدر صاحب نے اپنی تقریر میں پارلیمنٹ سے یہ کہ کہ جس عزم کا اظہار کیا ہے ہم اس پر قوم کی طرف سے صدر صاحب کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے اس ارادے پر، آپ کے اس عزم پر جو کہ ملک کی خود مختاری سے متعلق ہے، پوری قوم لبیک کہے گی، ہم اس پر لبیک کہتے ہیں اور موجودہ حکومت کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم خود مختاری کے عمل میں موجودہ حکومت سے ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد صدر صاحب سرحدات کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

"اقتصادی دشواریوں کے علاوہ ہمیں اپنی سرحدوں پر غیر یقینی صورتِ حال کا سامنا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں جاری تحریک آزادی کو طاقت کے بہیمانہ استعمال کے ذریعے کچلنے کی کوشش ہو رہی ہے اور اس کوشش میں انسانیت، شرافت اور تہذیب کی ہر قدر کو بڑے شرمناک انداز میں پامال کیا جا رہا ہے۔ ہم کسی صورت میں جنگ نہیں چاہتے لیکن کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور کشمیری حریت پسندوں کی اخلاقی اور سیاسی امداد کرنا ہمارا قومی فرض ہے جس سے نئی حکومت منہ نہیں موڑے گی۔"

جناب والا! جہاں تک سرحدات کا تعلق ہے ہمیں اچھی طرح پتہ ہے کہ ہمارے مشرق اور مغرب میں سرحدات کس انداز میں پر خطر ہیں۔ خاص طور پر مشرق کی طرف سے جو ایک آواز سنائی دیتی ہے کہ اس خطے کے اندر تسلط صرف اور صرف ہندوستان کا ہوگا جناب والا! میں یہ واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ اس خطے کے اندر جتنے بھی چھوٹے ممالک ہیں ان سب کی نظریں صرف ایک مضبوط پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہیں لہذا یہ

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے کہ ہم ان چھوٹے ممالک کی امیدوں پر پورے اتریں اور اپنی سرحدات کے تحفظ کے لئے ایسی تیاری کریں جس کا مقصد خواہ مخواہ جنگ لڑنا نہ ہو۔ بلکہ یہ بات دنیا پر ثابت کر کے دنیا کو یقین دلائیں کہ ہم زندہ قوم کی حیثیت سے اپنا دفاع بھی کر سکتے ہیں لہٰذا انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنی سرحدات کی طرف بھی دیکھیں۔ خارجہ پالیسی سے متعلق صدر صاحب فرماتے ہیں "پاکستان سمجھتا ہے کہ افغان عوام کا برسہا برس پر محیط تاریخ ساز جہاد اور لاتعداد مجاہدانہ قربانیاں رائیگاں نہیں جانی چاہئیں۔

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

"فلسطین کی آزادی اور القدس شریف کی واگزاری کے لئے بھی پاکستان کی روایتی حمایت جاری رہے گا افریقہ میں چلنے والی آزادی کی تحریکوں کی حمایت اور نسلی تعصب کی مخالفت بھی بدستور جاری رہے گی۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اس حوالے سے عالم اسلام کے امن، اتحاد، ترقی اور خوشحالی کو اپنی تمنا ؤں کا محور سمجھتا ہے۔"

جناب جہاں تک ہماری خارجہ پالیسی کا تعلق ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں موجودہ حکومت کی کوشش یہی رہے گی کہ اس کو آگے بڑھایا جائے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"دراصل نئی حکومت کی خارجہ پالیسی کی بنیاد آزادی، خود مختاری، امن، تعاون اور بقائے باہمی کے اصولوں پر ہی ہوگی وہ قومی خود مختاری پر آنچ آنے دیے بغیر اپنی سالمیت اور ترقی کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اپنے ملکی مفادات کے نقطہ نظر سے دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ بالعموم اور اپنے پڑوسیوں سے بالخصوص امن، دوستی اور تعاون کو فروغ دینا چاہتی ہے"۔ حکومت چین سے پاکستان کے تعلقات کو خصوصی اہمیت دیتی رہے گی"۔ اس کے علاوہ فرماتے ہیں کہ

"مشترکہ مفادات، مشترکہ اقدار، علاقائی سلامتی کے بارے میں تصورات کی یکسانیت اور متعدد شعبوں میں سود مند تعاون امریکہ سے ہماری دوستی کی بنیاد رہی ہیں حالیہ دنوں میں مقطع میں کچھ سخن گسترانہ بات آپڑی ہے۔ مگر ہم آج بھی امریکہ سے اپنے تعلقات کو اہمیت دیتے ہیں اور دیتے رہیں

گے بشرطیکہ اس سے ہماری خود مختاری پر آنچ نہ آئے اور ہم سے بنیادی قومی اصولوں پر سودے بازی کی توقع نہ رکھی جائے"۔

جناب والا! صدر صاحب نے اپنے اس عزم کا جو اظہار فرمایا ہے اور انہوں نے بجا طور پر پارلیمنٹ سے یہ توقع کی ہے کہ پارلیمنٹ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، اور آزادانہ خارجہ پالیسی کو جاری رکھے گا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ انشاءاللہ ہم اپنی خارجہ پالیسی کے سلسلے میں کامیاب رہیں گے۔

جناب والا! انہوں نے دفاع کے سلسلے میں فرمایا ہے"

"امن اور دوستی کی خواہش کا اسی صورت احترام کیا جاتا ہے جب اس کے پیچھے ایک مضبوط دفاعی قوت موجود ہو۔ چنانچہ حکومت سماجی اور معاشی شعبوں کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلح افواج کی دفاعی اہلیت کو اس حد تک بڑھانے کی کوشش کرے گی کہ دشمن ہمارے خلاف جارحانہ عزائم کو دل میں جگہ دینے کی جرأت نہ کر سکے۔ حکومت چاہے گی کہ اس میدان میں بھی دوستوں کا دست نگر رہنے کی بجائے خود اپنی قومی صلاحیتوں اور ملکی وسائل پر بھروسہ کیا جائے"۔

جناب والا! صدر صاحب کی اس تقریر کی روشنی میں جہاں تک دفاع کا تعلق ہے میں ایک پاکستانی کی حیثیت سے انتہائی فخر کے ساتھ یہ بات کہنا پسند کروں گا کہ جناب والا: عددی اعتبار سے بے شک ہم اپنے مخالف دشمن ملکوں سے کم ہیں لیکن آج تک دفاعی اعتبار سے دو باتوں پر جس قدر زیادہ توجہ دی گئی ہے اس کے نتائج بھی اتنے ہی اچھے نکلے ہیں۔ ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ہم اپنی فوجوں کی ٹریننگ میں کبھی بھی سٹینڈرڈ کے ضمن میں compromise نہیں کریں گے۔ لہذا آج دنیا کی بہترین فوجوں کی ٹریننگ کے معیار پر پاکستانی فوجوں کی ٹریننگ ہو رہی ہے۔ اور اس کے علاوہ ہم نے اپنی دفاعی قوتوں کے اندر جذبہ حب الوطنی کو شامل کیا ہے یہ وہ ہتھیار ہیں جن کے ذریعے سے ہم کسی بھی قوی دشمن کو شکست دے سکیں گے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم اس بات پر بھروسہ کرتے ہیں کہ قومی وسائل میں جس قدر ممکن

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

گنجائش پیدا ہو ہم اپنی دفاعی قوت میں ضرور خرچ کریں

جناب والا! اگر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ میں نے صدر صاحب کی تقریر پر تقریر کردی لیکن جناب چیئرمین! مجھے صدر صاحب کی تقریر پر ہی تقریر کرنا تھی۔ کسی دوسرے کی تقریر پر نہیں کرنا تھی۔ میں اپنے کسی ساتھی کی تقریر کا جواب نہیں دینا چاہتا صرف اس اعتماد کے ساتھ کہ اس معزز ایوان میں ہر معزز ممبر کو اپنے خیالات کے اظہار کا اپنے طور پر اختیار ہے وہ جس طریقے سے اظہار خیال فرمانا چاہے یہ اس کا حق ہے۔ میں صرف اتنی سی بات عرض کروں گا کہ اعتراض برائے اعتراض کا وقت گذر گیا۔ آج قوم کی ضرورت پارلیمنٹ کو للکار رہی ہے وہ صرف ایک massage ہے کہ پارلیمنٹ کی طرف سے ملک کے اندر اعتماد کی وہ فضا پیدا کی جائے ایک خوشگوار ماحول پیدا کیا جائے جس سے اس ملک کے عوام یہ سمجھ سکیں کہ آج ان کی توتوں کو، ذرائع کو talents کو، تعمیر وطن کے لیے invite کیا جا رہا ہے اور وہ اس بات کو گائیڈ لائن بنا لیں کہ ان کے talents سے ان کے جذبے سے ملک کی تعمیر میں باقاعدہ فائدہ اٹھایا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات نوجوان نسل کے نمائندے کی حیثیت سے پوری قوم کو آپکی وساطت سے پہنچانا چاہتا ہوں کہ میں ایک روشن تابندہ اور مستحکم پاکستان سے مایوس نہیں ہوں۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہم ایک تابندہ پاکستان تعمیر کریں گے مجھے امید ہے کہ میرے ملک کے نوجوان تعمیر وطن کے اس جذبے میں حکومت کا اور اپنے ملک کا ساتھ دیں گے۔

جناب والا! اس وقت اس ریجن کے اندر صرف سیاسی، اقتصادی اور دفاعی لحاظ سے ایک مضبوط پاکستان ہی اس کا جواب ہے۔ لہذا نوخیز نسل کے لئے یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ تعمیر وطن میں وہ اپنا کردار کس انداز میں ادا کرنا چاہتے ہیں اور مجھے نوجوان نسل سے اور موجودہ پارلیمنٹ سے

یہ توقع ہے کہ تعمیری انداز میں تعمیر وطن کی جائے گی۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں

جناب چیئرمین: شکریہ جناب قبل اس کے کہ میں ڈاکٹر بشارت الہی کو اظہار خیال کی دعوت دوں میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے چار دن صدر صاحب کی تقریر پر بحث کے لیے مقرر کیے تھے۔ تین دن گذر گئے ہیں اور ابھی کوئی 17 ممبران باقی ہیں جنہوں نے تقاریر کرنی ہیں تو کیا مشورہ ہے کہ کوئی وقت کی حد مقرر کر دی جائے یا وقت بڑھا دیا جائے۔ محمد علی خان صاحب آپ کا کیا خیال ہے؟

جناب محمد علی خان: یہ ممکن نہیں ہے کہ تین دن میں ہم بحث ختم کریں نیشنل اسمبلی میں۔

جناب چیئرمین: چار دن مخصوص تھے تین دن ہو گئے ہیں ایک دن اور رہ گیا ہے۔

جناب محمد علی خان: چار دن میں نہیں ہو گا۔ بہت سے ممبران صاحبان ہیں شائد کوئی پرسوں بھی نام دے دے۔ تو عرض یہ ہے کہ اگر چار دن کے بجائے پانچ دن میں یہ چیز ختم کر لی جائے تو مناسب ہو گا کیونکہ قومی اسمبلی میں بھی اس پر کافی وقت لیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں اگر اس طرح تقاریر ہوئیں تو پھر پانچ دن میں بھی نہیں ہو گا۔ تو کیا خیال ہے کوئی time limit کر دی جائے یا اسی طرح فی الحال چلنے دیں۔

جناب محمد علی خان: ذرا ایک دن ٹھہر جائیں دیکھ لیں تو پھر 15 منٹ کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جناب۔ جی جناب ڈاکٹر بشارت الہی صاحب۔

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

Dr. Basharat Elahi: Mr. Chairman, before I proce any further it would appear to me that the President's Address to the Joint House is a very significant event and especially this time when it was after the induction of the new government. But it does pain me to see that at least this House does not seem to be taking it as seriously as it should be taken. We have had occasions when the front benches have been empty and we have occasions when the rear benches have been very sparsely populated. Sir, I have no claim to being a parliamentarian or for that matter a politician of any stature but I feel this debate is perhaps one of the most important debates that have been held every year and I would urge both my colleagues, the Senators and the Government side to please give it a little more importance. Sir, a number of speakers have expressed their views before me. For the sake of brevity and to avoid repetition I shall try and bring out only those points which to my mind have not been adequately tackled before the preceding speakers.

Sir, the two most important issues facing Pakistan today according to my judgement are (1) illiteracy - and (2) population explosion. My colleagues have elaborated somewhat on illiteracy but most of the others have been rather shy about expressing their views or saying something about the rapid population explosion in Pakistan today. At this juncture I might mention that my worthy colleague Senator Qazi Hussain Ahmad did express his views which were categorically against population planning but Sir, whereas I would admit that I am not an *'Alim'* to give my views from a religious point of view but I have read *'Fatwas'* given by other religious leaders who have expressed their views that population control is permissible. Sir, let us not forget that rapid population growth especially when overlaid with sharp ethnic divisions places enormous strains on political institutions. It also complicates the problem of governance by contributing to massive urbanization to an imbalanced age structure and to labour force expansion which outstrips job creation especially for the urban youth. We all know that there is massive urbanization going on in Pakistan. Any facility, that the government wishes to provide, will be outstripped by the population growth and it is estimated that the population of Pakistan is likely to double from what it is today in the next

25 to 30 years. Sir, it is indeed a very serious matter and I would urge the government to give a clearcut policy on this and if in the ultimate analysis the government is against population control they should say so. It is time that we should stop mincing our words. We should stop being indecisive. I feel that population control is the most urgent issue that is facing Pakistan. My other colleagues have already spoken on the importance of literacy or for that matter reducing illiteracy. Sir, in context of population control I will say only one thing in favour of literacy and specially the literacy for women. A small survey was conducted in Pakistan which revealed that married girls or women who had gone to school even to the primary level had much smaller families than illiterate women that shows the importance of educating the women folk of Pakistan.

Sir, the next issue on which I would like to say something is the law and order situation in Pakistan. I have deliberately used the word in "Pakistan" because law and order is always discussed in relation to Sindh. Yes, the law and order situation in Sindh is unsatisfactory but in the country, as a whole, it is far from satisfactory. Let us not consider deteriorating law and order a luxury that can be sacrificed or a nuisance that must be endured. We have got to tackle this on war footing. All is not well. Here, with me I have newspaper press reports about the situation in Sindh and the headlines are, "dacoits rule over vast areas of Sindh". This appeared in the daily 'Nation' of 27th December, 1990. Further more there is another press report in the 'Dawn' which goes to say as many as 95 persons have been kidnapped during the past one week in the interior of Sindh alone. Sir, we have heared the government saying that the situation has improved since the new government came into place. I know they have not been in for a long. I do not want to blame them for what is happening in Sindh but Sir, we have got to concede the point that law and order situation. In Sindh and in Pakistan as a whole has not improved since the new government came into place. It is a matter of serious concern. Previously political patronage has been blamed for the law and order situation. Sir, it is time that this should be contained with an even handed treatment. When we talk of law and order it is a very wide subject which also includes subversion from within and subversion from without. We have not heard anything from the present government

regarding subversion from without. I wonder if the Indian agents who were extremely active as we were told very extremely active during the previous government, have they suddenly disappeared and gone back to India or they still are involved in what is happening in Sindh? Sir, I live in Lahore and believe you me Sir, that the general situation regarding security, law and order even in Lahore is far from satisfactory. Because the situation in Sindh is worse. We tend to compare it with Punjab and say that the things are right in Punjab. 'yes' comparatively. But things are not good even in the Punjab. It may be worthwhile looking at a suggestion made previously during the last debate that an all parties conference should be held on the Sindh situation. I think the Government which now says that it is prepared to take the opposition along on national issues should consider this very seriously.

The next issue that I would like to talk about is Pakistan's Foreign Policy and the first item would be the Gulf crisis. A crisis which started of as 'operation desert shield' and now it has been converted into 'operation desert sword'. It was an operation started of underthe aegis of the United States of America for the defence of Saudi Arabia and for the defence of the holy places but now it is an operation meant for the annihilation of Iraq. I fail to understand as to how Iraq could have attacked the holy places. Iraq is a Muslim country inhibited by Muslims how could have attack the holy place which are so dear to them and for which all Muslims, no matter whether they live in Pakistan, Iraq, Iran or anywhere, are prepared to lay-down their lives. It was an excuse which right from the beginning was untenable and if may be allowed to say so Sir, We have been fooled to side with America. No effort at the Muslim level or at the Arabs level has been made to resolve this issue.

Right from day one Mr. Chirman Sir, I had this suspicion that Iraq could not have attacked Kuwait on its own. Iraq is a same country which was backed primarily by United States, by the Saudi Arabia and by the Kuwait in the Iraq, Iran war and it was backed against Iran How come all of a sudden Iraq turns against these three countries and these three countries get together against Iraq with the United States in the lead. It is an issue which must be thought out. It must have been planned and it must have

been planned by the Americans and some of the Muslim countries may have connived with America for their own ulterior motives but Sir, the military strength of Iraq is the strength of the Muslim Ummah and we should not let the Americans, the West or anybody else destroy their strength. For, if Iraq is destroyed, Iraq's military strength is destroyed, you are handing over the Gulf and the Middle East to Israel. Israel is not a sovereign nation.. It is a proxy of America. It is mini America located in the hot land of the Arab World, sustained by the Americans.

The resolution passed by the United Nations Security Council is a strange irony Mr. Chairman. The every body is now trying to restore peace with war that means if you want peace in a certain area you have got to have a war first and we all know how Mr. George Bush shuttled around the world trying to get around all the leaders including the Muslim leaders and how he was with Hafizul Asad for over an [illegible] r on this particular issue to get his support. Su[illegible] becomes his friend. Sir, if we allow America [illegible] intends to do, I think America's next [illegible] indirectly will be Pakistan. The main threat to Israel is from Iraq. Iraq has been labelled as a country which has nuclear technology. Pakistan has been labelled as a country which has nuclear technology. Previously we used to hear that the President has to certify that such and such country does not have a bomb. Now, he has also to certify that the country does not have the components of a bomb. Now, what are the components of a bomb if a country has a couple of screws which can be used in a bomb. Well, it has the components of a bomb, therefore, that country, because it is not following the instructions of the United States, shall not get the aid which this benefactor has given to us. The basic idea of stopping this aid to Pakistan is to weaken Pakistan. We have had this experience before. The United States of America is nobody's friend. They will use whomsoever they like for their own ulterior motive and then discard him. We have had this experience in Afghanistan. They are the same champions of democracy and human rights who have been fighting the Soviets hand in -hand with Pakistan and the Afghan Mujahideen for over eight or nine years. They have suddenly disappeared. They even do not recognize that a million and a half Afghan Mujahideen lost their lives and who has been the main

[Dr. Bisharat Elahi]

benefactor, the beneficiary of the Afghan war. Once Russia has been liquidated the Americans and the Russians have got together and now they are together with only one purpose. That is to see to it that none of the Muslim countries gets strong enough and the Muslims do not get united.

Sir, it is our job as one of the important countries in Muslim Ummah to bring all these facts to light and to have shuttle diplomacy with all the Muslim countries in the region and in the Middle East and apprise them of the dangers that lie ahead for the Muslim Ummah.

The other important issues and to which I regret Sir, the present Government has not paid much attention is the Kashmir issue. Even the President in his speech has said that Pakistan should give all the moral and political support to them. Is that enough? I do not think so. Qazi Hussain Ahmed was very right when he said that we have to give all out support to the Kashmiri Mujahideen. They are fighting for a righteous cause, a cause and an issue which has been recognized by the highest international body and that is the United Nations. It is a pity that these very countries like America and the Western world who have pounced upon Iraq because of its occupation on Kuwait have not had anything to say in favour of the Kashmiri Mujahideen. We are living in a world where everybody is for himself. President Bush is too pre-occupied in annihilating Iraq. Gorbachev has his own problems. They could not be careless what happens to Kashmir and when the time comes, Mr. Chairman, Sir, these people, these countries will perhaps be inclined more towards India than Pakistan. For they have already said a number of times that this dispute should be resolved under the Simla Agreement thereby confining this international dispute recognised by the United Nations as far back in 1948-49 within the scope of these countries. Sir, this is a time when Pakistan should go all out in support of the Kashmiri Mujahideen. Unless we do it now it is a question of now or never. A number of people have already laid their lives and we on our part and that reminds me that our Prime Minister at the time when he was the Chief Minister of the Punjab, was the first who gave a call for strike, was the first to initiate a fund for the Kashmiris. Now it is the time when God has given him an opportunity where he can in his own right as a Prime Minister

f Pakistan take a stand in favour of the Kashmiri lujahideen.

Sir, to us, Kashmir is a matter of life and death. I 'ould not like you to elaborate any further but from our efence point of view, from our water resources point of view ithout Kashmir we do not stand anywhere. In giving any elp to the Kashmiri people we are in fact helping ourselves. ay I thorough you, Mr. Chairman, urge this Government and ie Prime Minister to give all out support to the people of ashmir who are up against the oppression of the Indians. ir, these two issues call for a very intensive debate and may request you and now that the Foreign Minister is also here iat as soon as we finish the debate on the Address of the resident, we should have a very exhaustive debate on akistan foreign policy. Our foreign policy is stagnant. We do ot know where we stand. What is our stand in the Gulf? To llow the Americans! They want our troops and we send them 'er. Yes, Sir, here we are. Here are our people and we try save the face of the Americans. What do we get in return? re we defending Saudi Arabia or are we defending the holy aces by sending five thousand troops under the command of e Americans?

Sir, I am not well-versed with international diplomacy it if this is what diplomacy is all about, I am sorry, I am ry much ashamed of it. The whole situation is very regrett- le as our foreign policy or foreign affairs seem to be in a ss. It has been completely stagnant for the last two or ree years. We do not know to which way we are moving. iether we are going or coming and may I repeat once again at this House should be given the opportunity of holding a bate on foreign policy, as soon as we finish the debate on e President's Address. Sir, a word about the Americans le in the Middle East. I am sure we are all aware of the A Senate Concurrent Resolution 106 which was passed rough the United States Senate in March, 1990 declaring rusalem to be the capital of Israel. Sir, perhaps you may so have received a write up from the United States Informa- on Service where in they had sent the views of some of the nators and they had tried to explain wherein they say I am king this liberty of sending you this statement or explana- on because it is a frank or rather unusual example of self-

[Dr. Bisharat Elahi]

criticism by leading American political leader. The background of this is that this resolution in two days it had 84 co-sponsors. It came to the floor in wrap-up on March 22, there was no debate. In my re-collection this is a statement of Senator Dole. In my recollection the text of the resolution was not even read into the record. We had voiced votes and the resolution was passed and then it further says, "we carry our resolution or our letter into the cloak room, we button hole every Senator who walks in and push him for an immediate signature. Half the time the Senate does not even read the text. This is how these resolutions are passed in the American Congress and this shows the strength of the Israeli lobby, the Zionist lobby in the United States of America and it further goes on to say that this resolution was passed in 45 seconds, I repeat 45 seconds, and then further in the explanation they admit that Israel established control over Jerusalem by force. So, here we have a situation where Israel establishing control over a country by force is approved by the United States Legislature by passing a resolution and on the other hand if Iraq does a mistake, by no means am I suggesting that Iraq was right on occupying Kuwait but Sir, as I have already said Iraq, I am sure, was not alone in deciding what it did. Iraq was cornered into doing it. I suspect it was Americans or some of their agencies which made Iraq what it did and the object is simply to get the control of the Middle East Oil by the United States to annihilate Iraq so that Israel can then become the mini super power of the Middle East and the Arabs will be subjugated for a long time to come.

The Palestinian issue, lot has been said about this on international forums but it is experience of our foreign office to keep quiet on it these days not to try and co-relate it with the Iraqi occupation of Kuwait because the Americans do not like it and we do not wish to annoy them. But Sir, I, as a member of this House, feel that my other colleagues are with me when we must bring this issue to the force and call a spade a spade and tell the Americans what they are, bring all this duplicity to their notice. If we loose this opportunity now, we will have lost a lot.

Another important issue Sir, is industrialization. I am all for it Sir, but I am not sure whether only the incentives given by the present Government for industrialization are good enough. Industrialization can only be achieved provided:

1. There is political stability.

2. The law and order situation is under control and the citizens feel happy going about.

3. We have enough energy.

It is rather ironical that even the factories that we have today and the mills that are running in the country today are not running to full cpacity or the simple reason that we have electricity shut-downs and here we are giving incentives for more industry. What is the object? Let us first concentrate on the energy sector and also provide the other infrastructure that is required not forgetting the vocational training and providing skilled manpower which is also an essential part of this mechanism. And I think the Government should start a cadre with professional management. I have this because of the privatisation policy of the Government. Yes, privatisation is good, it must be done, but not haphazardly. Let us make sure that the advantages which we expect that this will lead to, are not squandered. If we sell all the good industries that the Government has and then all the money that is recovered is spent on the current, I am afraid, we would not have gained very much. We must make sure that these industries, the nationalized industries, which are under the control of the Government are de-nationalized slowly and judiciously. The main fault of the failure of the nationalized industries and the banks has been the Government interference and political interference in these institutions plus that these institutions have been run not by professionals but by journalists and bureaucrats. It may be worth looking at inducting proper management in some of these industries which I am sure cannot be de-nationalized. I am sure the results would be very good.

Another important point Sir, is the plight of the pensioners. In spite of the fact that the Ombudsman has given a ruling and a decision on their case, the Government

[Dr. Bisharat Elahi]

is extremely reluctant to give them the benefits to which they should be entitled. I would like and request the Minister for Parliamentary Affairs Mr. Fakhar Imam to take special note of this because these poor people seem to be the one who have outlived their utility. . Nobody is prepared to listen to them; nobody is prepared to see them; nobody is prepared to interview them. During the last Government I had a few letters from their associations which I had forwarded to the then Minister of Finance and also to the President of Pakistan. The President of Pakistan did reply, saying that he was in full agreement with the recommendations of the Ombudsman and that this matter has been referred by him to the Ministry of Finance. The Ministry of Finance however, did not even acknowledge my letter. May I request this Government that they should see this case very closely and do justice to the pensioners. One last point Sir, and that is our unsafe roads and road accidents. I feel if one were to compute the figures of persons who have died as a result of road accidents it would probably exceed the number of persons who have died in ethnic and political rioting during the current or the last year and this is one area to which the Government does not seem to have given any attention. Sir, 60% of all accidents are caused by human errors and the most important cause is overspeeding. The other cause of course are bad roads, incompetent drivers and long driving hours and drivers who are addicted to drugs. We have ineffective and corrupt traffic police and we have inefficient and corruct licencing authorities and the vehicles are in a bad state of repair. These accidents caused thousands of deaths every year and many more who are crippled and incapacitated. Sir, this is another area which must be looked at by the Government so as to improve the situation in this field. Sir, as I said for the sake of brevity I shall not repeat notions which have already been said by my other colleagues. S , thank you very much for the time given to me.

Mr. Chairman: Thank you. Jehangir Shah Jogezai Sahib.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ شکریہ چیرمین صاحب، صدر پاکستان کے خطاب میں اس قوم کے لئے خصوصاً ان امور کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا نہایت غور سے تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے تجاویز بھی پیش ہونی چاہئیں کہ حالات بگڑے کیسے۔ اس کا نقصان کیا ہوا ان بگڑے ہوئے حالات کو دوبارہ کس طرح سے صحیح کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ ایک نوزائیدہ ملک ایک نئی قوم جس کے لوگ مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہیں اس کو کس طرح سے ایک لڑی میں پرویا جا سکے اور ایک سوچ کی طرف مائل کیا جا سکے۔ تاکہ سب کے تعاون سے اس ملک کی وہ مشکلات دور کی جائیں جو اس ملک کو گذشتہ ۴۴ سال سے درپیش ہیں۔

At this stage the Chair was vacated by the Chairman which was occupied by the Deputy chairman (syed Muhammad Fazal Agha)]

جناب ڈپٹی چیرمین : جی نوابزادہ صاحب

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جناب والا ! یہ تو یقینی بات ہے کہ پاکستان کا وجود کسی شہنشاہ نے جاگیر کے طور پر عطا نہیں کیا تھا۔ بلکہ سخت مخالفت کے باوجود یہ ملک وجود میں آیا اور اس لئے آیا تھا کہ یہ مسلمانوں کا ملک تھا اور ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت تھی اور انگریزوں نے مسلمانوں سے ہندوستان کی حکومت چھینی تھی۔ چاہے وہ تاریخ کتنی ہی پرانی تھی۔ لیکن ہر مسلمان کے ذہن میں یہ خواہش ضرور تھی۔ کہ ہم سے دلی کا تخت چھینا گیا تھا۔ اور ہم نے اس تخت کو لینا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ہزار سال ہندوؤں پر مسلمانوں کا غلبہ رہا۔ انگریز کی آمد ہوئی اور اس کی سیاست کے ہم شکار ہو گئے اور مسلمان بٹ گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کا مرکز اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ ہر صوبہ خود مختار ہو گیا تھا۔ اور اسی لئے پانچ سو راجواڑے ہندوستان میں بن گئے تھے۔ انگریزوں کی آمد سے لیکر مغل سلطنت کی آخری شمع گل ہونے تک کی

یہ بڑی دردناک داستان ہے۔ آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ انگریز نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے کون سی تدابیر کی تھیں۔ آج تک صحیح راستہ ہم کو نہیں مل سکا میں تعلیم کے خلاف نہیں ہوں۔ مگر جو تربیت ہمیں دی گئی اس کا میں پہلے بھی مخالف تھا آج بھی مخالف ہوں۔ انگریز کے سامنے سب سے اہم خطرہ مسلمانوں کے جہاد کا جذبہ تھا۔ دوسرا اس کا مقصد یہ تھا کہ ہندو کو کسی طریقے سے اپنی مٹھی میں لے کر مسلمانوں کو دبایا جائے اب اس کے لئے اس نے دو چیزیں کی تھیں سب سے پہلے ۱۸۸۴ء میں کانگریس کی بنیاد ایک انگریز نے رکھی اور کہا کہ اس میں جمہوریت آئے گی آپ لوگ تعداد میں زیادہ ہیں حکومت تو اس کی بنے گی جس کی تعداد زیادہ ہوگی۔ آپ کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کو بنگال کی تقسیم کے وقت ہندوؤں نے بائیکاٹ کی دھمکی دی اور اسے تقسیم نہیں ہونے دیا۔ ۱۹۱۱ء میں بادشاہ کی آمد کے لئے دہلی میں جو دربار ہونا تھا اسوقت مسلمانوں کو یہ احساس ہوا کہ اب ہم کو بھی ایک سیاسی جماعت بنانا پڑے گی۔ چنانچہ مسلم لیگ کی داغ بیل نواب سلیم اللہ صاحب نے ڈالی۔ جس کے متعلق لوگ بات کرتے ہیں کہ مسلم لیگ نوابوں نے بنائی اور جناب والا دوسرا جو کام انگریز نے کیا وہ یہ تھا کہ کسی طریقے سے مسلمانوں کے ذہن سے جہاد کا جنون ختم ہو جائے۔ ہم ۱۹۳۰ء میں لورالائی میں اسکول میں پڑھتے تھے۔ وہاں پر ایک لوہار تھا۔ اس کے دل میں آیا کہ جہاد کرنا ہے اس نے پستول اٹھایا اور وہاں پر ایک انگریز لڑکا تھا اس کو مار دیا ایک جذبہ تھا۔ شیر جان نے ایک پولیٹیکل ایجنٹ کو جا کر مار دیا قتل کیا اس کی پھر دفاع کی شہادت مجھے دینی پڑی۔ محمد مرزا اس کا وکیل تھا ایک جذبہ تھا جہاد کا اس جہاد کے جذبے کو ختم کرنے کے لئے انگریز کو ایک نبی بنانے کی ضرورت پڑی اور عجیب تماشا یہ ہے کہ وہ جو مغربی تعلیم یافتہ تھے وہ تو اپنے قرآن سے اپنی تہذیب سے اپنی تاریخ سے اتنے دور ہو گئے کہ جب ان کو قرآن کی عجیب عجیب تاویلیں نکال کر کے

بتاتے تھے تو مسحور ہو جاتے تھے۔ اور ایک دفعہ ایسے ہوا یہ ۱۹۴۵ء کی بات ہے۔ میں قرآن پڑھا ہوا ہوں، میرے پاس دو مہمان آ گئے۔ دونوں ای۔ اے۔ سی تھے۔ فوڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ ہم روٹی پر بیٹھ گئے۔ میں اکثر سیاست پر بات کرتا تھا۔ میں نے مسلم لیگ پر بات کی وہ خاموش رہا میں نے خاکسار پر بات کی وہ خاموش رہا پھر میں نے کہا یار اس زمانے میں قادیانی قوم جو ہے یہ بڑی تگڑی ہے۔ ان کا ایک اخبار آتا تھا "تبلیغ" لیکن ذرا سی۔ معمولی سی گالی بھی زبان سے نکل گئی کہ یہ نبوت کا اگر دعوی نہ کرتا۔۔۔ دوسرا جو آدمی تھا مرزا احمد اس نے مجھے آنکھ ماری کہ بھئی یہ تو وہ ہے اس نے مجھے کہا نبی کیوں نہیں ہو سکتا

میں نے کہا اچھا آپ کا قرآن پر ایمان ہے اس نے کہا "ہاں" میں نے کہا قرآن کو مانتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں بی اے عربی ہوں میں نے کہا پھر میرا اور آپ کا فیصلہ قرآن کی رو سے ہو گا بولا اچھا بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے کہا آپ کو یقین ہے کہ یہ دین مکمل ہو گیا اس نے کہا "ہاں" میں نے کہا جب دین مکمل ہو گیا تو آپ کی ضرورت یعنی نبی کی کدھر رہ گئی پھر تو قصہ ختم ہو گیا۔ پھر اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ نبی کی ضرورت ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ تم خیر امت ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو پھر اس کی کیوں ضرورت پڑی اب سب امت کے لئے قرآن مکمل ہو گیا دین مکمل ہو گیا۔ آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ تم اس دین کے مطابق کام کرو۔ اگر برائی ہے تو اس کو ختم کرو۔ تیسری بات میں نے کہی کہ زبور میں انجیل میں آنے والے پیغمبر کا ذکر تھا بولا ہاں تو میں نے کہا کسی قادیانی کا نام بتاؤ تو وہ دوڑ گیا۔ اس پر میرا دوست بھی دلیر ہو گیا۔ ویسے آپ کو پتہ ہے کہ ان کے ساتھ لوگوں کو بحث کرنے میں دلیری نہیں ہوتی۔ خاص کر یہ تعلیم

[Jehangir Shah Jogezai]

یافتہ لوگوں میں تو اس نے کہا کہ یہ انگریزوں کو اولی الامر کہتے ہیں۔ میں نے کہا "کیسے۔ جی" وہ بولا " اس طرح جی : اے مومنو تم خدا کی تابعداری کرو۔ رسول کی کرو۔ اگر وہ مومن ہے تو وہ تابعدار ہے۔ اگر وہ مومن نہیں ہے تو وہ اس کا تابعدار نہیں ہے" خیر وہ اٹھ گیا۔ صبح کو پتہ چلا کہ چمن میں بھی بہت سارے قادیانی ہیں۔ جب ان کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ گالیاں نہیں دینی چاہئیں تھیں۔ تو میں نے کہا اچھا جو جھوٹا ہو تو اس کو کیا کہیں گے اگر جھوٹ بولتا ہے تو اس کو تمغہ تو نہیں دے سکتے۔ جذبات کے اظہار کے لئے چاہے غریب ہو، معمولی ہو کچھ نہ کچھ تو کریں گے۔ دس سال کے بعد میں تھا ایک میرا کلاس فیلو تھا۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے ایک شیروانی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ داڑھی بھی تھی۔ ملنے کے لئے آیا میں نے کہا کیسے آئے بولا ہم تو تبلیغ کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس کی تبلیغ کرتے ہو کہنے لگا قادیانیوں کی۔ میں نے کہا ہم تو قرآن پر یقین رکھتے ہیں اللہ کہتا ہے ایک نبی کو مانو ایک کو مانتے ہیں اگر اللہ کہتا دس کو مانو تو دس کو مانتے اس نے ایک آیت نکالی آیت کا ترجمہ یہ ہے اے مومنو تم اللہ پر ایمان لاؤ اور رسول کی پیروی کرو تو تم آخرت میں نبیوں کے صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھی ہو گے۔ دیکھو نبیوں کے ساتھی ہو گئے۔ اس قسم کے وسوسے ڈال کر محض اس لئے کہ جہاد جو ہے وہ ساقط ہو جائے میرے خیال میں اسلام تین چیزوں کو کہتے ہیں۔ عقائد، عبادات اور معاملات۔ معاملات ہی پر تو جہاد ہے اگر اسلامی نظام کسی ملک میں نافذ نہیں ہے تو اس کے لئے جہاد ہے چاہے کہیں بھی ہو۔ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ اس نظام کو آپ رائج کریں۔ پھر دوسری چیز انگریزی تعلیم ہے عربی۔ فارسی زبانوں میں اس زمانے میں بڑے بڑے شعراء بھی تھے۔ ادیب بھی تھے۔ بڑے مفکر بھی تھے۔ جن کی پند و نصائح میں اثر

بھی تھا۔ انگریز نے میٹرک پاس کرنے والے کو تھانیدار بنا دیا اب تھانیدار کو اختیارات کیا دیتے ہیں ایک جگہ پر قتل ہوتا ہے چونکہ تھانیدار ہی مدعی ہے جس کے گھر تھوڑا بہت پیسہ ہے اب تھانیدار غلط تفتیش کر لیتا ہے۔ مدعی وغیرہ کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ مقدمہ چلتا ہے اب ۸۰ روپے کا تھانیدار ایک کیس میں ہزاروں روپے لیتا ہے۔ اس کا پیٹ چونکہ گورنمنٹ کے ساتھ ملا ہوا ہے تو وہ سی۔ آئی۔ ڈی بھی کرتا ہے۔ ہر شہری اور ہر شخص پر ظلم بھی کرتا ہے۔ یہ کلاس ہمارے درمیان بھی بن چکی تھی جو انگریزوں کے لئے راستہ صاف کرتی تھی۔ وہ انگریز سے بھی بڑھ کر انگریز ہے۔ اس تعلیم نے ہمیں اپنے راستے سے بالکل ہٹا دیا۔ کسی گریجویٹ کو قرآن کا پتہ نہیں ہے۔ نہ اس نظام کا پتہ ہے نہ اس قانون کا پتہ ہے۔ ایک دفعہ ایک سفیر کو میں نے کہا کہ اسلام تو فلاحی مملکت کا تصور پیش کرتا ہے تو بولا "اچھا ایسا ہے" میں نے کہا ہاں جی ایسا ہے۔ اسلام کی سب سے اہم بنیاد فلاح ہے۔ انصاف، مساوات اور فلاحی مملکت۔ اگر کہیں اسلامی نظام نافذ ہو اور وہ فلاحی مملکت نہ ہو تو وہ اسلامی نظام نہیں ہے۔ اس میں ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ بہت سارے پلیٹ فارمز پر اسلام کے احیا پر بھی باتیں ہوتی رہیں۔ انجمنیں بھی بنتی رہیں۔ کچھ لوگوں نے سوچا بھی۔ کچھ صالح لوگ بھی نکل آئے۔ کچھ نے دین کی طرف بھی توجہ کی۔ ہم آزاد ہو گئے آزاد کیسے ہو گئے۔ جب ولی خان یہ کہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ تو وہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ سچ بولے حقیقت بولے لیکن یہ کہنا کہ پاکستان انگریزوں نے بنایا تھا۔ کتنا زبردست جھوٹ ہے۔ اول تو یہ ہے کہ اگر پاکستان انگریز بناتے تو بلوچستان کے قبائل شاہی جرگے میں ریفرنڈم کیوں کرواتے وہ فرنٹیر میں ریفرنڈم کیوں کرواتے۔ وہ سندھ کی اسمبلی سے ووٹ کیوں مانگتے۔ اس نے سلہٹ میں کیوں

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

ریفرنڈم کرا دیا ـــ پنجاب اور بنگال تو تقسیم ہوا تھا آپ کو پتہ ہے کہ ہر معاملہ بالکل ایسے ختم ہو جاتا ہے۔ کہہ بھی دیا کہ چلو ہم آزادی دیتے ہیں۔ اور پھر ہندوستان کو جب آپ نے تقسیم کیا۔ گاندھی نے فروری ۴۷ء میں بیان دیا تھا کہ چلو تم تقسیم کی بات کرتے ہو تو ہم گاؤں گاؤں تقسیم کرتے ہیں۔ وہ تو یہاں تک آگے گئے کہ انگریز سے بھی دس قدم آگے چلے گئے کشمیر کا خطہ جس میں آج ان غریبوں کا خون بہہ رہا ہے وہ اس غلط فیصلے کا نتیجہ ہے جو ریڈکلف نے پاکستان کو ختم کرنے کے لئے کیا تھا۔ وہ زمانہ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے اس وقت میں سٹی مجسٹریٹ تھا۔ جب یہاں سے کشمیر کے لئے آدمی بھیجتے تھے۔ میرے پاس ابھی خطوط بھی ہیں جنرل کشمیر خان کے جہاں سے ہم آدمی بھجواتے تھے۔ پٹیل نے کہا اس کو بند کرو۔ ہماری حکومت نے کہا ہم قبائل کو کچھ نہیں کہیں گے بولا کہ ہم آئیں گے۔ آ جاتا تو اچھا ہوتا لیکن وہ نہیں آیا پھر وہی تھا جس نے خود یو۔ این۔ او میں جا کر فریاد کی اور فائر بندی کرائی اسوقت فائر بندی پاکستان کے حق میں نہیں تھی۔ پاکستان نے ایک نہیں دو تین دفعہ ہندوؤں سے زک اٹھائی ہے، فائر بندی کی زک اٹھائی ہے پھر تاشقند میں زک اٹھائی ہے پاکستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ سلیکشن میں ہمیشہ اندھا رہا ہے ہمیشہ کورا رہا ہے۔ کبھی اس کی سلیکشن ٹھیک نہیں ہوئی جس کے پیچھے قوم چل پڑی تو چل پڑی ـــ کیونکہ قوم کو کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ ہم اسوقت آدھا تیتر آدھا بٹیر ہیں۔ نہ پورے مسلمان ہیں نہ پورے موجودہ زمانے کے مطابق جو ایک سائنٹفک طریقے پر جا رہا ہے بس کچھ ادھر ہے کچھ ادھر سب پریشان ہیں اور اس پریشانی کے نتیجے میں امن و امان ختم جس ملک میں، جس حکومت میں ایک شہری بازار سے اپنے گھر عزت کے ساتھ نہ پہنچ سکے میں اس حکومت کو، حکومت نہیں تسلیم کرتا۔ ایسے واقعات کے ذمہ داروں کا منہ کالا کر کے گدھوں پر بٹھا کر شہر کا چکر لگوانا چاہیئے۔ لیکن

آپ ایسے افراد کو تمغے دیتے ہیں۔ آپ نے بہت ساری تواریخ پڑھی ہوں گی آپ سعودی عرب جائیں اور وہاں دیکھیں ہم نے ۱۷/۱۸ سال کی عمر میں حج کیا تھا۔ اس وقت ہوائی جہاز نہیں تھے۔ ہم اسوقت سمندر کے راستے گئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ حج پر جانے والے بہت کم لوگ واپس آتے تھے۔ وہیں قتل ہو جاتے تھے۔ کیونکہ راستے میں ڈاکے پڑتے تھے۔ جب ہم وہاں لوگوں کے ہاتھ کٹے ہوئے دیکھتے تھے تو رونا آتا تھا لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ وہاں لوگ دوکانیں کھلی چھوڑ کر نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں کوئی شخص بھی آنکھ اٹھا کر ان کے سامان کی طرف نہیں دیکھتا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ اس بات کو برا سمجھتے ہیں کہ کسی کا ہاتھ کاٹا جائے یا آپ اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں کہ روز چوریاں ہوں یا ڈاکے پڑیں روز قتل ہوں کیا آپ اس کو اچھا سمجھتے ہیں کیا یہ civilization ہے

ہمارے ہاں شاہی جرگہ ہے ایک دفعہ شاہی جرگہ میں قائداعظم صاحب تشریف لائے وہاں انہوں نے کہا کہ I derive my power from the Shahi Jirga

یہ الفاظ انہوں نے شاہی جرگہ میں کہے تھے۔ اور مزید کہا کہ آپ کے جو قوانین ہیں وہ بحال ہیں۔ اور اگر ہم اس میں کوئی ترمیم کریں گے تو آپ سے پوچھ کر کریں گے۔ آپ سے اس سلسلے میں مشورہ کریں گے۔ ورنہ آج تو کھڑے کھڑے کہتے ہیں کہ یہ کریں اور وہ کریں اور معاملہ ختم۔

۱۹۳۸ء میں ہم نے اپنے استاد حاجی محمد صدیق کے ساتھ مل کر جہاد کا فتویٰ دیا اس سلسلے میں انہوں نے مولوی صدیق کو بلوایا اور ان سے کہا مولانا صاحب آپ کیا چاہتے ہیں

اتفاق کی بات ہے کہ چکمہ کے ساتھ ملک باڈس ہے اس میں سومرو صاحب رہتے تھے۔ وہاں میں اور رؤف خاں جاتے تھے وہاں پر موجود ایک شخص نے مجھے دیکھ کر کہا کہ میں نے آپ کو چالیس سال پہلے دیکھا

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

تھا۔ اس پر میں نے اپنا نام لیا۔ تو اس نے کہا ہاں، ہم آپ کی جاسوسی کرتے تھے۔ آپ کا کیس تو انگریزوں کے پاس تھا۔

بہر حال میں بات کر رہا تھا جب مولوی صاحب کا کیس مینن کے پاس گیا تو مینن نے کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ تو مولوی صاحب نے کہا ہم اسلام چاہتے ہیں وہ بولا کہ اس سے آپ کو کس نے منع کیا ہے اس نے پوچھا آپ کے ہاں رواج چل رہا ہے یا نہیں آپ کا رواج آپ کا بنا ہوا ہے یا میرا بنایا ہوا ہے۔ آپ کا قانون آپ کا اپنا بنایا ہوا ہے یا میں نے بنایا ہے آپ کا قانون آپ خود چلا رہے ہیں۔ یا میں چلا رہا ہوں تو یہ سب سن کر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں شرمندہ ہو کر واپس آگیا اور کہا کہ میں اس پر ان کو کیا کہتا ہمارا قانون جو ہے یہ رواج پر چل رہا ہے اسے customary law

کہتے تھے وہاں کے کیس جرگہ میں پیش ہوتے تھے سب جرگوں کے قانون معلوم ہوتے تھے اب یہ سب ختم ہو گئے ہیں۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے ہر چیز کو بگاڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ دلی میں جب انگریز آیا تو اس وقت محل کے غسل خانے میں ایک ایسا حمام تھا جس میں ایک چراغ جلتا تھا تو اس سے پانی گرم ہوتا تھا۔ اس کو انہوں نے توڑ کر دیکھنا چاہا جس سے وہ خراب ہو گیا۔ اس لئے آپ بھی وہ کام نہ کریں جسے آپ سمجھتے نہیں ہیں۔ جو لوگ یہ کام سمجھتے ہیں ان کے حوالے کرو۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ کام جاننے والوں کے حوالے ایسے کام نہیں کیئے جاتے

جناب والا! میں نے دیکھا ہے حکومت پاکستان سے جب تک آپ کے ذاتی تعلقات نہ ہوں آپ کچھ بھی نہیں ہیں۔ جو لوگ ذاتی تعلقات بنا کر یا آگے پیچھے چھلانگیں لگا کر آگے پہنچ جاتے ہیں ان کو آپ دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن جو کام والے آدمی ہیں انہیں آپ نہیں دیکھ سکتے۔ اس

لحاظ سے حکومت اندھی ہے۔ جس نے حکومت بنائی ہے جس نے پاکستان بنایا ہے اسے آپ نہیں پہچان سکے۔ آپ کو بات سمجھ ہی نہیں آتی ہے۔ اس لئے آپ کے کام چل نہیں سکتے آپ ایک ڈرائیور کی جگہ ایک کاشت کار کو بٹھا دیتے ہیں۔ اسے آپ کہتے ہیں کہ بھائی اس کو چلاؤ۔ یہ کام چلاؤ میرے بھائی اسے گندم صاف کرنے کا طریقہ تو آتا ہے لیکن اسے موٹر چلانا تو نہیں آتا۔ اگر وہ چلائے گا تو اس کا ایکسیڈنٹ تو ہوگا۔

جناب والا! میں امن وامان کے متعلق عرض کرتا ہوں جو سب سے مقدم ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہاں مرکزی حکومت ہے۔ یہاں پارلیمنٹ ہے۔ پارلیمنٹ کا کام قانون سازی ہے۔ اگر پارلیمنٹ کے ممبروں کو قانون سازی نہیں آتی اور اپنی عزت کے لئے پیسے خرچ کر کے یہاں تک پہنچ جاتے ہیں اور یہاں پہنچ کر اپنے ذاتی دس بیس کام نکلوا لیتے ہیں تو یہ اور بات ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری سوچ یہ ہونی چاہیئے اور ہمارے آنے کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ان تمام قوانین کو جو آرٹیکل ۲۲۷ کی زد میں آجاتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہیں ختم کریں۔ آپ مجھے بتائیں کہ انکو ختم کرنے کیلئے آج تک کسی نے کوئی آدھے یا ٹیڑھے سے دستخط بھی کئے ہیں آپ کے تمام قوانین پیر لانے ہی ہیں۔ کل میں نے ایک آرڈیننس دیکھا اس میں ایک غلطی دیکھ کر میں صبر نہیں کر سکا۔ غلطی دیکھ کر میرا خون کھولتا ہے۔ آرٹیکل ۴۵ میں یہ ہے کہ صدر کوئی سزا commute کر سکتا ہے حالانکہ اصل یہ ہے کہ commutation کے لئے مدعی سے پوچھا جائے جو آرڈیننس میں رکھا گیا ہے۔ یہ صحیح صورت نہیں ہے۔

This must have been omitted. This is not to be taken

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

as anything like that
اس شق کی omission اس لئے ہے کہ قتل کے کیس میں مدعی قصاص کا حق دار ہے وہ قصاص چھوڑتا ہے یا دیت چھوڑتا ہے تو چھوڑے لیکن commutation کہاں سے آگئی۔ How you had thought for it?

کیا تمہارے پاس قانون کو جاننے والے نہیں ہیں یا یہ سب کچھ مذاق اڑانے کیلئے کیا جارہا ہے۔ کل میں نے اس پر اعتراض کیا تھا۔ ایسے قوانین کو روکنے کے لئے اقدامات کیے جانے چاہیئں۔ آپ کے سامنے اسلام کی بنیادی پالیسی ہونی چاہیے قصاص کو معاف کرنے کا اختیار سوائے مدعی کے کسی کے پاس نہیں ہے۔ اگر کہیں مدعی نہیں ہے اور گورنمنٹ مدعی ہے تو وہ بھی کسی صورت میں راضی نامہ نہیں کر سکتی ہے۔ بیوی راضی نامہ نہیں کر سکتی صرف مدعی کر سکتا ہے یہ اتنی سیدھی سی بات ہے۔ آپ نے اسلامائزیشن میں کمیوٹیشن کا اختیار دے کر کم از کم مجھے تو رلا دیا ہے پتہ نہیں اور کتنے لوگ خوش ہونگے۔

جناب والا! جب کہا جاتا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ تو ہم اس میدان میں کود پڑے حالانکہ میں اسوقت سرکاری ملازمت میں تھا۔ میں آپ کو اس زمانے کا ایک واقعہ سناتا ہوں کہ اس زمانے میں ایک ہندو تھا جو کہ آج بھی زندہ ہے، یہ حاجی محمد خان کے پاس رہتا تھا۔ اس ہندو نے محمد خان کو بتایا اور پھر مجھے بتایا کہ آج رات جب ہم سب ہندو مندر میں تھے تو سب ہندوؤں کے سامنے کرنل داجیپائی کی رجمنٹ کے بندے کہہ رہے تھے کہ ہم اس اے سی (نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی) سے بہت ڈرتے ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں نے دو سو آدمی تیار کر کے رکھے ہوئے ہیں۔

دوسری طرف میں نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے بندوبست کیا ہوا تھا۔ اسوقت یہ صورتحال تھی ہم تو اس حد تک آگے چلے گئے تھے لا اِلٰہَ اِلا اللہ کا اور سوائے اس کے اور کیا مطلب ہے کہ یہاں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کا بنایا ہوا قانون نافذ ہو، اگر یہ جذبہ نہ ہوتا تو پاکستان نہ بنتا ہم نے تو انگریزوں کے ساتھ لڑائی کی ہے وہ بلوچستان کو الگ کرنا چاہتے تھے۔ میری دشمنی تو آج تک چلی آرہی ہے آپ ان سب باتوں کو جانتے ہیں۔ اسوقت نعرہ یہ تھا کہ مسلم ہو تو مسلم لیگ میں آؤ۔ میں نے تو اسوقت سرکاری ملازم ہوتے ہوئے بھی مسلم لیگ کے جلسے بلوائے تھے۔ ایسا اس لئے کیا کہ پاکستان کے ساتھ لا اِلٰہ الا اللہ وابستہ ہے۔ جس مسلمان کو لا اِلٰہَ الا اللہ کے مطلب کا پتہ ہے اور وہ یہ سمجھے کہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے تو وہ پاکستان کی حمایت کئے بغیر کیسے رہ سکتا ہے جو مسلمان ان باتوں پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان کیسے رہ سکتا ہے۔

میں جناب والا! اب انتظامیہ کی بات کرتا ہوں۔ ہمارے ملک میں چار صوبے ہیں۔ ہر صوبے میں پہلے ضلع ہوتے ہیں۔ پھر سب ڈویژن ہوتے ہیں اسکے بعد تحصیل آتی ہے پھر پٹوار سرکل ہوتے ہیں ہر ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی ہوتا ہے۔ اور ہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بطور سب ڈویژنل مجسٹریٹ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۲۷/ ۲۲۸ اور ۲۲۹ کے اختیارات بھی ہوتے ہیں یہ دو تین سیکشن ہیں جن کے تحت وہ کسی ہنگامی حالات میں فوج کو طلب کر سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ ہوتا ہے جس پر مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایک دم سارے ملک میں مارشل لاء لگا دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہوتی ہے، یہ کیا قانون ہے حالانکہ آپ کے پاس اپنا

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

بنایا ہوا قانون ہے آپ اسے بھی نہیں مانتے ہیں۔ جب ایک ڈپٹی کمشنر فوج کو استعمال کر سکتا ہے، بلا سکتا ہے تو پھر مارشل لاء لگانے کا خیال کیسے آپ کے ذہن میں آتا ہے۔ اسلئے کہ یہ لوگ غریب ہیں؟ وہ اپنے حق کو ابھی تک نہیں جان سکے۔ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب مارشل لاء آتا ہے تو لوگوں کے ساتھ مخالفوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ غلط طریقے سے آتا ہے اور وہ ہمیشہ پاکستان اور مسلمان کے دشمن ہیں آپ اسلام کی تاریخ پڑھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو کیا انہوں نے کسی کو نامزد کیا۔ نہیں کیا حضرت ابوبکرؓ کو لوگوں نے منتخب کیا تھا تو وہ لوگوں کے سامنے گیا اور کہا کہ اگر میرا حکم اللہ اور رسول کے مطابق ہو تو مانو ورنہ مت مانو legal orders to be obeyed ہمارے legal orders کیا ہیں۔ مسلمان کے لئے قانون قرآن و سنت ہے no other order، اگر اس آرڈر کے خلاف ہو تو ہم پر اسکی تعمیل لازم نہیں۔ ہمیں اس آرڈر کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ جب امام حسنؓ کے پاس معاویہ گیا اور کہا کہ نبوت اور خلافت دونوں ایک خاندان میں نہیں رہیں گے چنانچہ اس نے امارت چھوڑ دی اور پھر وہ ۷۲ آدمی جن میں بچے بوڑھے عورتیں اور لوگ شامل تھے۔ کربلا کے میدان پہنچے تو مقابلے پر چار ہزار فوج موجود تھی۔ لیکن امام حسینؓ نے بیعت نہیں کی اور یزیدی فوج سر کاٹ کر نیزے پر لے گئے پھر اسوقت سے آمریت آگئی۔ اور اور مسلمان اسوقت سے فقہی مسالک میں الجھ گئے۔ جب مسلمانوں نے قرآن کی تحقیق کرنی چھوڑی تو ان کا زوال شروع ہو گیا۔ ہندوستان میں جو اسلام آیا تو فقط فقیروں کے ذریعے آیا انکی تبلیغ سے آیا۔ اور جو یہاں مسلمان نظر آتے ہیں ان کی بدولت نظر آتے ہیں۔ جب انگریز

۔یہاں سے چلا گیا تو اسکا انتظام ہی نافذ رہا یہ بھی ہوا کہ اس نظام کو چلانے کیلئے، جس کے منہ سے ماں کے دودھ کی بو آتی تھی وہ جناب ڈپٹی کمشنر بنا بیٹھا ہے۔ کسی سے بات نہیں کرتا، کسی سے ملتا تک نہیں۔ اب یہ دیکھئے کہ مری بگٹی قبائل کا قصہ کیا ہوا میں اور APA اور DPA بیٹھا تھا میں نے ایک بندوق کا لائسنس recommend کیا۔ فلاں محمد خان کو دیا۔ یہ وہ شخص تھا کہ ہم نے مل کر ہندوستان میں اسلحہ بند کرایا ہندوستان میں ہندو اسلحہ بیچتے تھے۔ میں نے اس کو ایک رائفل کے لائسنس کے لئے recommend کیا اس نے اسے A-C کو بھیج دیا۔ مجھے بڑا غصہ آیا اور میں نے سیکرٹری کو خط لکھا اور اسکی نقل P.A کو بھیج دی۔ سردار بہادر آیا اس کے سامنے ہماری پیشی ہونی تھی لیکن وہ پہلے ہی چیف منسٹر ہو گئے اور مجھے انہوں نے سبی میں لگا دیا۔

He used to come and receive us.

My post was not that

یہ نہیں کہ میری کیا پوسٹ ہے۔

As a servant my post was that they knew.

This Mr. Iqbal Masud was instructed to keep the people at arms' length.

میں ایک دفعہ صبح اور پھر شام کو گیا اُدھر تحصیلدار صاحب بیٹھا ہوا تھا پھر میں اس کے بعد ساڑھے تین سال اس پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس نہیں گیا۔

and I never met him

نواب بگٹی آیا اڑھائی گھنٹے باہر بیٹھا رہا اسوقت سے یہ ہمارے جاننے والا ہے۔ آخر میں نواب مری نہیں آیا نواب بگٹی نہیں آیا تو ان ساروں کو میں

نے اپنے پاس بلالیا۔ آج وہ نواب مری سب مری قبیلے کو لے کر افغانستان گیا جہاں اس نے دس ہزار افغانستان میں مروا دیے۔ بگٹی ادھر ہے اور آج کل پاکستان سے مخالفت کرنے کا سب سے زیادہ نعرہ لگاتا ہے "اوڑہ زندہ باد" کے نعرے اسی نے لگوائے تھے جو کچھ ہے ساری چیز سامنے ہے۔ چھپی ہوئی کچھ بھی نہیں اور آپکا ڈارلنگ بھی بنا صرف ایک معاملے پر۔ یعنی دیکھنا چاہیئے کہ انسان خراب کیوں ہوا ہے اور اس کو سیدھی راہ پر لانے کا کیا طریقہ ہے۔ یہی نہیں کہ بس وہ بے نظیر کے خلاف ہو گیا تو بس ٹھیک ہے اس کو چھوڑ دو ادھر کیا فساد مچے گا۔ یہ خدا کا فضل ہوا کہ اسوقت وہاں جو قیادت سامنے آگئی یہ مختلف جماعتیں ہونے کے باوجود بھی، مختلف سیاسی ذہن رکھنے کے باوجود بھی ایک قومی، قبائلی ذہن کی سوچ رکھتے ہیں۔ قائداعظم نے کہا تھا کہ

I derive my power from the Shahi Jirga.

یہ بن گئے بلوچستان کے یونٹ۔ قلات کی ۳۲ لاکھ آمدنی تھی، بلوچستان کی ۷۰ لاکھ آمدن کی بہ نسبت ڈھائی کروڑ روپے خرچہ تھا۔ ۲۱ جون ۱۹۴۷ کو نواب صاحب نے میونسپلٹی میں جلسہ بلایا تھا اور آپ حیران ہوں گے کہ میں نے میاں صاحب کو کہا کہ مخالفت کی وجہ سے اس کو ووٹ نہیں دیتے تھے دونوں غیر ملکی ہیں۔ اب اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اڑھائی کروڑ اسوقت تھا اب آپ ۱۷ ارب دیتے ہیں تو نہ لوگ خوش ہیں اور نہ ہی وہاں پر کوئی ترقی ہوئی ہے اور نہ ہی نظام ٹھیک ہے۔ ہر آدمی کو دیکھو وہ خوش نہیں ہے۔ کیوں یہ ایک سوال ہے۔ یہ پختونخواہ کیوں بنی ہے میں بتاتا ہوں کہ پرانے زمانے میں سٹوڈنٹ لیڈز تھے ان میں اتنی قائداعظم کی تصویریں ہیں شاید کسی کے پاس نہ ہوں اڈے میں پشتونستان آزاد کے کیسٹس بج رہے ہیں۔ آزاد بلوچستان کے کیسٹس موجود ہیں۔

پاکستان تو وہاں ہے ہی نہیں وہاں ختم ہو چکا ہے۔

اب لاء اینڈ آرڈر کو دیکھیں ہماری آئیڈیالوجی گئی ہم گئے ہمارا وزیراعظم گیا۔ لوگ اس بات پہ ناراض ہی نہیں ہوتے کہ کون آتا ہے اور کون جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں محض گرنے کی نہیں بلکہ یہ پیسے ایک نظام مانگتا ہے انصاف کا صحیح پیمانہ چاہتا ہے مساوات اور اظہار رائے درکار ہے۔ مساوات کس چیز کو کہتے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ انگریز کے دور میں کمشنر ہر سال خود تحصیل کو بھی چیک کرتا تھا لیکن اب تو صوبے کی انسپکشن بھی نہیں۔ پٹھان، بلوچ رو رہے ہیں بس کمیشن بٹھاؤ۔ ان کے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ آپ ظلم بند کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ بلوچوں کا یا پٹھانوں کا یا پنجابیوں کا یا سندھیوں کا یا MQM کا کہ ہم ایک دوسرے کو ذبح کریں گے۔ یہ خیال دل سے نکال دو۔ یہ ملک کو توڑ دے گا۔ اگر آپ توازن میں رہیں گے تو پھر ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں ہو گا یہی باتیں ہیں کہ امت مسلمہ کی بنیادیں تعمیر کرنی پڑیں گی اور تعمیر کرنا ہوں گی۔ زبانی دعوے ہیں عملی طور پر کچھ نہیں ہے۔ اگر مجھے انصاف نہیں ملتا ہے خواہ انصاف نہ دینے والا بلوچ ہو۔ پنجابی ہو۔ سندھی ہو یا پٹھان ہو تو میں disturb ہوں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو دور نہ کرنے سے آپ صحیح ایڈمنسٹریشن نہیں لا سکتے جب یہ صحیح نہیں ہو گی تو لاء اینڈ آرڈر کی صورت خواہ مخواہ پیدا ہوتی رہے گی

اب میں زراعت پر آتا ہوں زراعت پر ہم بس بھی رہے ہیں اور چل بھی رہے ہیں۔ جب کوئی کام اسلام کے قانون کے خلاف ہو وہ بدشگون ہوتا ہے۔ کام ٹھیک نہیں چلتا ہے

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

یہ کس نے کہا، یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ آپ زمینوں کو تقسیم کریں اللہ تعالیٰ نے اسی لئے وراثت قائم کر دی اس نظام میں جائیداد intact نہیں رہتی بلکہ بیوی کو ملتی ہے بیٹے کو ملتی ہے بیٹی کو ملتی ہے یعنی وراثت میں سب کو ان کا حصہ ملتا ہے قانون وراثت موجود ہے دولت کا ایک جگہ اکٹھا ہونا اسلامی معاشرے میں ناممکن ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے مال میں غریب کا حصہ ہے پھر یہ فرماتے ہیں کہ مال جمع نہ کرو پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے وہ اللہ کے راستے میں دے دو اور پھر زکوٰۃ کو نافذ کیا یہ تمام چیزیں کر دی گئی ہیں آپ کو کیا پڑی ہے آپ زمینوں کو تقسیم کریں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ زمین viable نہیں رہے گی ہر چیز کی ایک خاص حد ہوتی ہے اب مثلاً تین ایکڑ پر آپ نے باغ لگایا ہے تین ہزار روپے اس کا ٹیوب ویل کا خرچہ کیا ہے اور تین ایکڑ کے باغ سے کتنا پیسہ نکالا جا سکتا ہے میرا ۴۲ ایکڑ کا باغ تھا میں نے ساڑھے پانچ ہزار کریٹ بیچے ہیں لیکن اس میں سے بجلی کا خرچ ادا نہیں کیا جا سکا۔ میں سب کے سامنے حساب دے سکتا ہوں آپ انکوائری کریں میں نے ۱۹۵۵ء میں ایک جامع سکیم بنائی میں نے کہا کہ دیکھو بلوچستان وہ علاقہ ہے جس میں نہ دریا ہے نہ بیراج ہیں سارا دارومدار بارش پر ہے یا زیر زمین پانی پر ہے اس وقت میں سردس چھوڑ چکا تھا جنرل ایوب سے ملا اس کو کہا کہ ایک آدمی کی دس ایکڑ زمین ہے آپ اس کو develop کریں ٹیوب ویل لگائیں، باغ لگائیں دس سال کے بعد اس پہ سو روپیہ ایکڑ کا بے شک مالیہ لگا دیں وہ ادا کر سکے گا، لیکن جو کچھ ہم نے بتایا وہ نہیں کیا، جنگلات کے بغیر بارش نہیں ہوتی ہے جب بارش ہوتی ہے اور اس کو آپ preserve نہیں کرتے underground نہیں کر لیتے ہیں اس سے آپ سیلاب سے کاشتکاری نہیں کرتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب لوگ تھوڑا سا بند بنا لیتے ہیں لیکن تیز پانی کے سامنے

وہ نہیں ٹھہر سکتا اب پتہ نہیں بارش دس سال بعد ہو تو میں نے کہا کہ انجینئر آ جائے اس کو spill way دے دے اس طرح کچھ پانی اس کو دے دے، پاکستان بھر کا غلہ میں آپ کو پیدا کر کے دے دوں گا بشرطیکہ بارش ہو، اس سال لاکھوں ٹن سیب پیدا ہوا، جناب ایران کا سیب بھی آ رہا ہے، آپ کہتے ہیں کہ فارن ایکسچینج نہیں ہے، یہ سیب جو آپ کے گھر میں پیدا ہوتا ہے تو باہر سے سیب لانے کی کون سی تک ہے عجیب بات ہے، یہاں جو کامرس والے بیٹھے ہیں ان کو یہ پتہ نہیں ہے، ان کو مارکیٹ کا پتہ ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہر جگہ ایک پلان کے ساتھ یہ کیا جاتا ہے کہ اس سال اتنا ٹماٹر کاشت کرنا ہے، یہ بلوچستان کو الاٹ ہے یہ سندھ کو الاٹ یہ فلاں کو الاٹ ہے، طریقہ تو یہ ہونا چاہیے تھا لیکن وہ کاغذی کارروائی کرتے ہیں پتہ نہیں ان لوگوں کے پاؤں میں چھالے پڑتے ہیں یا کیا ہوتا ہے، اس کے لیے ہم نے کہا کہ جہاں پانی آتا ہے اس کو رد کو ایک direct cultivation ہوتا ہے جو ہونا چاہیے یہ کہاں کہاں پایا جاتا ہے ڈیرہ اسماعیل خان میں، ڈیرہ غازی خان میں ہے بلوچستان میں یہ چیز ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب ہم تشخیص کیا کرتے تھے فذکی میں ایک جگہ ڈھنی تھی، یہ سردار صاحب کو پتہ ہے تو ہم اس کی اوسط چوبیس من نکالتے تھے تو وہ زمیندار دعائیں دیتے تھے کہ آپ نے اوسط ۲۴ من دی ہے اس وقت آپ کا ۲۴ من کہاں ہوتا ہے اتنا فرٹیلائزر اور اتنا pesticide ڈالنے کے باوجود، اب دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب میں تیس لاکھ ایکڑ ایریا پلین ایریا سے ٹیوب ویلز ہیں، یو این او پلاننگ والے کہتے ہیں کہ ٹیوب ویل نکالو میں نے ایک دن شیخ اکرام صاحب سے کہا آپ کوئی آسان بات بتائیں، یہ تیس لاکھ ایکڑ کا پانی۔۔ دس ٹیوب ویلوں پر جو خرچہ آتا ہے اس کو چھوڑ کر اس پانی کو چولستان میں دے دو چولستان میں ان لوگوں کو آباد کرو دس سال فرٹیلائزر کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی امپورٹ کی ضرورت

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

بی نہیں پڑے گی ، میں یہاں جائنٹ سیکریٹری تھا، میں ڈیڑھ ارب روپے کا فرٹیلائزر اور pesticide درآمد کرتا تھا آپ کہتے ہیں کہ بجلی نہیں ہے بجلی کیسے نہیں ہے میں حیران ہوتا ہوں میں ناردرن ایریا میں چار سال ایک مہینہ رہا ہوں میں نے خود وہاں بجلی کا ایک اسٹیشن بنوایا لیکن وہ نہیں چلا کیوں کہ میں سوات چلا گیا۔ اور وہاں ایک شاہ صاحب کو لگا دیا، سکردو دریا جو آتا ہے اس دریا کو اگر منجی کے اوپر divert کردیں تو ایک ہزار فٹ کا فال بنتا ہے کئی ملین کلوواٹ بجلی کی پیداوار ملے گی پھر آپ گلگت دریا کو تربیلا تک لاکر divert کریں کاش یہ غلام فاروق صاحب جوان ہوتے یہ تعمیر والے آدمی ہیں ، یہ تعمیر اس نے کی تھی اس کی تعمیر کو میں سمجھتا ہوں جو عزت ان کی میرے دل میں ہے باقی لوگ نہیں جانتے ، ہر پانچ میل پہ آپ اسی پانی کو divert کر کے پچاس فٹ کا ، ایک سو فٹ کا فال لے سکتے ہیں آپ کا پنجاب میں ہیڈ مرالہ ہے آپ نے لگایا کتنے فٹ کا فال ہے آپ کے پاس بجلی ہونی چاہیئے۔

ریلوے اور ٹرانسپورٹ کو آپ energize کریں ، تیل کو بچائیں ، ۱۹۴۵ میں ، میں اے سی تھا، جنگ کا زمانہ تھا مجھے پینتیس کوپن ملتے تھے ۔ میں ٹریننگ آفیسر تھا ، سب ڈویژنل میجسٹریٹ تھا ، لاریاں ، بسیں جو چلتی تھیں ان کے پیچھے ایک بڑا سا ڈبہ لگا ہوتا تھا ، آج ہم باہر سے قرضے لیتے ہیں میں حیران ہوتا ہوں کہ کم از کم وہ جو معاشی عقل ہے وہ تو پیدا کریں فضولیات کو خدا نے منع کیا ہے کہ آپ فضول خرچی کی طرف نہ آئیں ، خود انحصاری کا ایک لفظ ہے ، خود انحصاری کیا ہے ، خود انحصاری کہاں سے شروع ہوتی ہے میں ایک جائنٹ سیکریٹری تھا میرے پاس چودہ سیکشنز تھے آج اسی جگہ پر کتنے ہیں ، زراعت کا محکمہ صوبے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ آپ کی جتنی بھی زرعی یونیورسٹیاں ہیں ان کو توسیع کا کام بھی دے دیں یہ جو آپ کے فیلڈار ہیں وہ کدھر جاتے ہیں students کے ماتحت ہوں گے

سٹوڈنٹس ان سے کام لیں گے آپ نئی چیز لاتے ہیں اس کو introduce کرتے ہیں، فیلڈ پر وہ چیز لانی پڑے گی بدقسمتی یہ ہے کہ چپراسی بھی اپنے آپ کو بادشاہ کا بڑا نوکر سمجھتا ہے بڑے سے بڑا آدمی آجائے اس کی بے عزتی کرتا ہے ہمارے کارکن، خدمتگار جذبۂ خدمت سے مفلوج ہو جائیں گے جب احساس دل میں نہیں ہوگا محبت کا جذبہ، کا خیرخواہی کا، ثواب و گناہ کا تو تصور ہی ختم ہو چکا ہے وہ کہاں سے کرے گا۔

اب آپ نے صوبہ بلوچستان پر احسان کیا ہے بولتے ہیں دوسرے صوبوں کے ساتھ برابر کرتے ہیں ماشاءاللہ کریں، کس چیز میں، پولیس، پولیس کو بھرتی کریں گے وہ آپ کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو یہاں کرتے ہیں ہماری لیوی میں کیا نقص ہے، آپ اعداد و شمار دیکھیں کہ جب قبائلی ذمہ داری تھی کیا علاقے ہوتے " تھے کیا امن وامان تھا آپ اس کو خواہ مخواہ خراب کرتے ہیں آپ ہم کو دوسرے صوبوں کے برابر کرتے ہیں تو ہماری development کریں وہ ذرائع تلاش کریں تاکہ پیداوار بڑھے اور جو ذرائع موجود ہیں ان کو ترقی دیں تاکہ ہم شرافت کے ساتھ زندگی گزار سکیں ہسپتال کے لئے پیسے ہوں گے تو میں لاہور بھی جا سکتا ہوں اگر میرے پاس پیسے ہی نہ ہوں تو میں کہاں جاؤں گا پھر ہسپتال تو آپ نے بنا دیے ان ہسپتالوں میں ادویات نہیں رکھیں آدمی کے پاس قوت خرید نہیں ہے تو وہ خرید نہیں سکتا تو یہ بات تو نہیں بنے گی بات یہ ہے کہ امن وامان کا تعلق معاشی اصلاحات سے ہے معاشی اصلاحات کا یہ مطلب نہیں کہ دس ایکڑ زمین کو چار میں بانٹ دو اس سے کسی کو فائدہ نہیں ہو گا نہ اس کو جس سے لی جا رہی ہے اور نہ اس کو جس کو دی جا رہی ہے اس وقت بہت کچھ ڈالنا پڑتا ہے تب جاکر کہیں کچھ نکلتا ہے میری ۲۴ ایکڑ زمین ہے ہم نے حساب کیا تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے بعد کہیں جاکر کچھ آمدنی ہوئی۔ بجلی کا خرچہ ہے کھاد کا خرچہ ہے گوڈائی کا خرچہ ہے تو آپ زمین

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

کو تقسیم نہ کریں اسی طرح رہنے دیں، develop بھی کرتے رہیں۔
پھر آپ دیکھیں کہ یہ جو صوبائی تعصب بڑھا یہ کیوں بڑھا اس لئے بڑھا کہ ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا ہم کیا کریں۔ ہر شخص جو برسر اقتدار آجاتا ہے وہ اپنے سوا کسی کو دیکھتا نہیں میں سمجھتا ہوں صحیح نظام اس ملک کا وحدانی طرز حکومت ہے جب میں ڈپٹی کمشنر خاران تھا۔ میرے پاس اختر حسین آیا تھا میں نے اسے کہا تھا آپ وحدانی طرز حکومت رائج کریں مغربی پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کریں ایک فارورڈ بلاک اور ایک بیک ورڈ بلاک بنائیں فارورڈ بلاک کے لئے آپ یہاں ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنائیں اور پولیٹکل سروس رکھیں۔
بات یہ ہے کہ قانون سازی تو اس نے کرنی ہے باقی تو سب سفارشات ہیں کہ میں اس وزیر کو پکڑ دوں اس کو پکڑ دوں اس سے کام کرا دوں۔ بات یہ ہے کہ قانون سازی کے لئے ایک ہی ہاؤس کافی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب ہم اس سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ ون یونٹ کا جو ہم نے تجربہ کیا تھا اس کی دو وجوہات تھیں ایک یہ کہ آپ کے سول سرونٹس اس قابل نہیں ہیں۔

they were not fit for such sort of responsibilities

اور نہ سیاسی لوگ اس کے لئے تیار تھے اور نہ سیاست میں اتنی وسعت پیدا ہوئی تھی جو سیاست مسلم لیگ کو دس گروہوں میں تقسیم کر دے یا جو سیاست اسلام کو تین ٹکڑوں میں بانٹ دے وہ کیا سیاست ہے۔ سیاست کا ایک مقصد ہوتا ہے اگر وہ مقصد صرف ملک کا ہے تو بس مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ یہ کیا ہے کہ میں جدا جماعت بنا لوں۔ ہم چونکہ نظریاتی لوگ ہیں اور پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ تھا۔ مسلمان ہے تو مسلم لیگ میں آ کا نعرہ تھا۔ اگر ہم مسلم لیگ میں آتے ہیں تو مسلم لیگ نظریاتی جماعت ہے اگر نظریاتی جماعت میں غیر نظریاتی لوگ آجائیں تو وہ مسلم لیگ کیسے بن سکتی ہے۔ بھئی جب مسلم لیگ میں غیر نظریاتی لوگ آجائیں تو وہ کیسے مسلم لیگ ہو سکتی ہے اس

میں تو ملا کو بھی آنا چاہیئے اس میں پیر کو بھی آنا چاہیے۔ اس پر میں نے یہ بات کی تو ایک دو آدمیوں نے کہا واہ واہ۔ میں نے کہا کہ ہمارا لیڈر وہی ہے صرف ہم اس میں اپنا گروہ بنانا چاہتے تھے تاکہ ہم قانون سازی کو آگے بڑھائیں مسلم لیگ والو خدا کے واسطے بیٹھ کر قانون سازی کرو۔ خدا کو جان دینی ہے قانون سازی کرو۔ غیر قانونی اور غیر اسلامی چیزوں کو نکال دو۔ اس پر کوئی پارٹی کا لیبل نہیں ہونا چاہیئے مسلمان ہے تو مسلم لیگ میں آ مسلمان ہے تو نظریاتی جماعت کے ساتھ آ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نواب صاحب ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں نے ابھی تعلیم پر بات کرنی ہے۔ میں نے بے روزگاری پر بات کرنی ہے مجھے خارجہ پالیسی پر بہت کچھ کہنا ہے۔ اچھا چلو میں مختصر کرتا ہوں۔ اب میں کیا بتاؤں ۱۹۴۶ء میں ایک بڑے افسر سے میں نے بات کی کہ اگر پاکستان بن جاتا ہے اور افغانستان، ایران اور ترکی کو ملا کر ایک بلاک بنا دیا جائے اور یہ فلاحی مملکت ہو اس میں اسلامی نظام ہو جائے تو روس ختم ہو جائے گا۔ آپ نے جب تک ایک دوسری آئیڈیالوجی کے مقابلے میں کوئی صحیح نظریہ پیش نہ کیا تو اس کو آپ توپ تفنگ سے ختم نہیں کر سکتے۔ اسلام نے ایک آئیڈیالوجی دی ہے اس زمانے میں عربی لوگ جن کی جہالت کے قصے آج تک مشہور ہیں وہ کیسے فاتح ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے مجھ پر ایمان لاؤ اور رسول کی پیروی کرو تو میں زمین آسمان کی برکتیں تم پر کھول دوں گا پھر دوسری جگہ کہتا ہے اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ اور رسول کی پیروی کرو تو خلافت بھی دے دوں گا جس کی تم آرزو کرتے ہو۔ آپ میں انتشار اور ذلالت اس لئے ہے کہ آپ اس سے ہٹ رہے ہیں ہٹ گئے ہیں بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہیں اپنا احتساب نہیں کرتے۔ ہماری سیاست یہ ہونی چاہیئے تھی کہ تمام مسلمانوں کو اکٹھا کرتے ایک ایسا لائحہ عمل بنا لیتے

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

we must think first of one way of length and without proper education, without science & technology we cannot progress, we cannot defend, we cannot live. You must be always under the

ہم کو اس طرف توجہ دینی چاہیے امریکہ کون ہے۔ انگریز کون ہے روس کون ہے تینوں ایک ہی چیز ہیں آپ نے وہ کتاب نہیں پڑھی میں نے وہ کتاب ۷۸ء میں یا ۷۹ء میں پڑھی ہے "The Militant Islam" اس میں اسلام کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ ایسے ہے ایسے ہے پھر کہتا ہے فرانس کا جنرل میں اس کا نام بھول گیا ہوں۔ Saladin has come back

اور آخر میں کہتا ہے۔

Be alert. Islam is revived.

اسلام ہوش میں آیا ہے اس کو دبا دو ایسا نہ ہو کہ مسلمان طاقتور بن جائیں اگر مسلمان طاقتور بن گئے تو پھر دنیا ہل جائے گی پھر وہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی اسلام سے لوگ اس لئے ڈرتے ہیں کہ اس کی آئیڈیالوجی بڑی مضبوط ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اگر ۲۰ سال پہلے ہم افغانستان کی بات کرتے تھے تو لوگ ہنستے تھے مذاق اڑاتے تھے کیا ہم روس کے ماتحت رہیں۔ میرے پاس ایک امریکی آیا میں نے اس کو کہا:

You will see that the Russians will definitely go out of Afghanistan. He said, 'how it is possible'?

یا کہ نہیں گیا ان طاقتوں کو آپ نہیں جانتے ہماری ساری توجہ دو چیزوں پر

ہونی چاہیئے ملک کو ٹیکنالوجی کے لئے تیار کرو۔ مجھے ایک بریگیڈیئر صاحب نے کہا ایک آدمی امریکہ سے آیا وہ الیکٹرانک میں بڑا تیز تھا تو خریدنے والا بریگیڈیئر تھا اس نے کہا کہ مجھے وہ دو کی ٹائی دے دو اس نے دو دے دیئے اس نے ایک کو پسند کیا تو اس نے بتایا کہ یہ میں نے بنایا ہے ۔ جھوٹ بولتا ہے اس نے کہا کہ اس پر میرا نام ہے اس کے ساتھ کیا واقعہ ہوا ۔ اس نے کہا جب تم بناؤ گے تو ہم کہاں جائیں گے ہم کو پیسہ کہاں سے ملے گا آپ کی ترقی نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تم امپورٹ کرتے ہو امپورٹ میں ایک حصہ ہوتا ہے چاہیے hard armoury چاہیے اور چیزیں چاہیے کاسمیٹک ہوں ان سب چیزوں پر کمیشن ہوتا ہے اس حصے کو بند کر سکتے ہو تو پاکستان پاؤں پر کھڑا ہو جائیگا اگر ان حصوں کو بند نہیں کر سکتے تو نہیں ہو سکتا ۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئیے کہ ہماری اول ضرورت کیا ہے ۔ پٹرول نہیں ہے تو سوئی گیس سے موٹریں کیوں نہیں چلاتے ہو ۔ میں نے آج اپنی موٹر میں سوئی گیس لگا دیا ہے دو دن میں تین سو روپے خرچ ہوتے ہیں پہلے کوئٹہ سے یہاں تک ۸۰۰/- ۹۰۰/- روپے بس آتے تھے ۔

why do you do that? Where is the products, where is the finances?

You don't thin over it.

آپ اس کو divert کر دو پٹرول کو لاؤ جتنا آپ produce کرتے ہیں ۔

you must not exceed that.

تو پھر خود انحصاری ہوگی خود انحصاری ایسے تو نہیں ہوگی کہ میں نے ایک دن میں ایک روٹی کھائی یہ اس کا حل نہیں ۔ میں نے صدر ضیاء الحق صاحب کو خط لکھا کہ ہمیں اجازت دو کہ افغانستان میں جرگہ لے کر جاتے ہیں ہم نے جرگے کئے پہلا جرگہ اینگلو افغان کے لئے میں نے represent کیا پھر افغانستان میں سردار داؤد کا آدمی اغوا ہو گیا میں افغانستان میں گیا ہوں

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

you have to bring with you but you don't utilize them. You have no guts to make them utilized.

میں نے کہا کہ ہمیں اجازت دو ہم جاتے ہیں ہم جا کر ان کو کہیں گے کہ نجیب صاحب افغانستان کی ترقی پر کون خوش نہیں تو نے ۱۵ لاکھ قتل کرائے اب کیا چاہتے ہو۔ Let them up for talks اس وقت اگر تم جہاد کرو اور ایک امیر کی تائید کرو تو جائز ہوگا ایک امیر کی بجائے دس آدمی ہیں تو یہ فساد ہے اس طریقے سے مت ایک دوسرے کو قتل کرو۔ حکومت بن چکی ہے اس حکومت کو رسمی طور پر کرو وہ جو تمام لوگ کہتے ہیں ان کے حوالے کرو۔ ہر آدمی کریشن سے بچ جائے گا لوگ قتل ہونے سے بچ جائیں گے وہ آپ کے دوست بن جائیں گے اور ہمیشہ دوست رہیں گے انشاءاللہ ہم ان کی گولیاں دھلی پر دیکھنے کے متمنی ہیں۔ ان کو اتنا نہ ماریں کہ ان کے صرف بچے باقی رہ جائیں۔ اب وہ وقت آنے والا ہے جب دہلی کے لئے ہمیں ان کی ضرورت پڑے گی۔

باقی رہی کشمیر کی بات۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس معاملے میں ہمارے ساتھ کتنے دھوکے ہوئے ہیں، اور کس نے دیئے؟ یہ اپنوں نے ہی دیئے ہیں یکم جنوری ۱۹۴۹ کو فائر بندی ہوئی، اور یہ میرا آرڈر تھا، پانچ جنوری کو میں وہاں سے واپس جا رہا تھا۔

Asghar Khan was the person who took me to Chilas (Gilgit).

کوئٹہ سے لے کر سبی تک قادر بخش انچارج تھے، وہ صحیح مسلم لیگی تھے جو زہری کے بڑے بھائی تھے، یہ ہمارا ساتھی تھا۔ اس وقت ٹیپ ریکارڈر نہیں تھے ورنہ ہم ان واقعات کو ریکارڈ کر لیتے اور آج آپ کو سناتے کہ ہم نے کیا کیا تھا اور کیا کچھ کہا کیوں کشمیر ہمارے ہاتھ سے گیا یہ ہمارے ساتھ بہت ظلم ہوا۔ جناب پھر تاشقند کا معاملہ آگیا اور اس کے بعد شملہ معاہدہ ہو گیا جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ مسئلہ دنیا کی نظروں سے دور ہوتا گیا اور

صورت حال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ آج وہاں کا ڈی سی کہتا ہے کہ وہاں کشمیر میں لڑنے والے علیحدگی پسند ہیں۔ علیحدگی پسند۔ یہ علیحدگی پسند کس کو کہتے ہیں ؟ وہ تو اس صورت میں کہتے ہیں کہ کشمیر انڈیا کا حصہ ہو

Kashmir is not a part of India. It is not a part of India.

یہ کس نے کہا ہے کہ یہ انڈیا کا پارٹ ہے۔ اب بی بی سی کہتا ہے کہ اب یہ صورت تین باتوں کی وجہ سے ختم ہو چکی ہے۔ میں شملہ معاہدہ کی بات کرتا ہوں

What is Simla Accord? Simla Accord has eroded its very existence and importance of the UNO's resolution which was passed.

آپ کیا بات کرتے ہیں۔ شملہ معاہدہ کیا ہے۔ آپ اس کو کیا کریں گے؟ اب تو آپ کو "ٹھاہ" کرنا چاہیے "ٹھاہ" کرنا چاہیے آپ باتیں تو کرتے ہیں آپ ۴۲ سال سے باتیں کرتے چلے آرہے ہیں مزید آپ کتنی باتیں کریں گے اب تو "ڈز" کرنا ہے۔ اب کشمیری تو sacrifice دے رہے ہیں۔ آپ نے چار پانچ ہزار آدمی کیوں بھیجے تھے، کس کھاتے میں بھیجے تھے، قوم چاہتی ہے کہ اس کا پتہ چلے، وہ آدمی بے نقاب ہو جائے جس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ چار ہزار آدمی وہاں بھیجے جائیں اور بس، اس کے بعد یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ جس وقت ہمارا لشکر (مجاہدین کا لشکر) سری نگر ائیرپورٹ پر تھا، اس کو وہاں سے ہٹانے والا کون تھا، ہم اس بات کی تحقیقات چاہتے ہیں، ہم اسے سامنے لانا چاہتے ہیں۔

<u>ایک معزز رکن</u>: وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے

<u>نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی</u>: وہ اب یہاں ہے یا نہیں ہے۔ ہم اس کی قبر سے پوچھیں گے جہاں وہ دفن ہے، اس جگہ سے پوچھیں گے۔ اس کی قبر پر کتبہ لگائیں گے کہ "یہ غدار ہے" جس نے کشمیر کو الگ کیا۔ سیاست کو نہ جاننے

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

والے سیاست کے اس مقام پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں جن کو سیاست کی "الف - ب" کا بھی پتہ نہیں ہوتا ہے۔

جناب والا! اگر آپ خاموش بیٹھ جاتے ہیں کہ چلو کشمیر نہ سہی - اسے جانے دو۔ اس طرح سے تو ہندوستان آپ کی شہ رگ پر بیٹھ جائے گا آپ کو strangulate کر دے گا ایسے مرنے سے کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ چلو کہیں ، اللہ اکبر ، اور اسے آزاد کرائیں ۔ مگر اللہ اکبر پر تو آپ کو اعتبار نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ انشاءاللہ ہندو ختم ہوگا ، مسلمان انہیں ختم کریں گے یہاں مسلمانوں کی حکومت ہوگی ، یہاں اسلام کی حکومت ہوگی اور یہاں ہندو نہیں رہے گا۔ اگر آپ نے کچھ نہ کیا تو پھر ایسے ہی معاملہ چلتا رہے گا کبھی ایک برسراقتدار آئے گا کبھی دوسرا آپ نے اب تک عبرت حاصل نہیں کی ہے ، آپ نے اس tenure سے عبرت حاصل نہیں کی ہے - آپ نے پہلے بھی زمانہ دیکھا تھا اس وقت بھی سبق نہیں لیا تھا۔ میں جونیجو صاحب سے کہتا تھا کہ ان لوگوں کو اپنے ساتھ مت رکھو - مخلص لوگوں کو لاؤ۔ پاکستان مخلص لوگوں سے چلے گا۔ ابھی جو آئی ہے (بے نظیر بھٹو) وہ آئی اور گئی - اس نے کیا کیا ہے۔ اب لوگ اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

Let us forget everything, let us start with honest, with honest desire to go forthe principles of Islam and let us do. something that should be seen by the people and should have a lasting effect for the other people to follow.

جناب والا! اب میں سیاست کی طرف آتا ہوں ، ہمارے ملک کی سیاست کیا ہے - ہمیں تو ہمیشہ آمریت نے تباہ کیا ہے - آمریت تو ایسے ہے جیسے taramycine ہوتی ہے ، وہ جراثیم کو بھی مار دیتی ہے

اور آپ سے کے جو معاون جراثیم ہوتے ہیں ان کو بھی مار دیتی ہے۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ معاون جراثیم ہوتے ہیں وہ تو مر جاتے ہیں اور دوسرے جو جراثیم ہوتے ہیں وہ اتنی تعداد میں پرورش پا جاتے ہیں کہ مریض جانبر نہیں ہو سکتا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مہربانی فرما کر جوگیزئی صاحب کو وائنڈ اپ کرنے دیں تاکہ یہ اپنی تقریر ختم کر سکیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب والا! آپ دیکھیں کہ اسلام نے کچھ مبغالی بات نہیں کی ہے۔ کسی صورت میں یہ بات نہیں کی۔ عزت اللہ تعالیٰ دیتا ہے، ذلت اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ کسی کو کم دیتا ہے کسی کو زیادہ دیتا ہے۔ لیکن اسلام ہی آپ کو یہ سکھاتا ہے کہ اگر آپ کے پاس پیسے ہیں تو یہ پیسے خرچ کریں پیسے جمع کرنے کے بارے میں بھی قرآن پاک میں سخت قانون موجود ہے۔ میں سیاست کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ سیاست کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو ذہنی طور پر ٹرینڈ کرتے ہیں اور انھیں حکومت چلانے کا ڈھنگ سکھا دیتے ہیں جہاں تک ڈسپلن کا تعلق ہے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ قائد اعظم نے سب سے پہلے کہا کہ ڈسپلن اختیار کرو۔ جناب والا! میں آپ کو بتاؤں کہ سبی میں ایک دفعہ ہم سب افسروں کو قائد اعظم خطاب فرما رہے تھے ایڈریس سے پہلے ہمارے سٹینو کو جو کہ اب بھی زندہ ہے، بقید حیات ہے، قائد اعظم نے کہا کہ تلاوت کرو۔ جب اس نے تلاوت لمبی کی تو قائد اعظم نے اپنے اے ڈی سی کو کہا کہ

Tell him to be short.

کیونکہ تلاوت لمبی ہو گئی تھی پھر ترجمہ کے بعد کہا کہ

It is not a public place, stop.- -

یعنی ڈسپلن بھی کوئی چیز ہے جو چیز آپ کے پروگرام میں ہے اسے

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

You should have that.

تو ڈسپلن کو قائم رکھنے کے لئے شعور کو بیدار رکھنے کے لئے اچھی باتوں کی تمیز ہونی چاہیے اور تمیز وہ شخص کر سکتا ہے جو اچھی بات کو سمجھے اور بری بات کو سمجھے ۔ عقلمند وہ شخص ہوتا ہے جو اچھے اور برے کی تمیز کر سکے اور یہ کام سیاست کا ہے ۔ یہ بھی ایک قسم کی تعلیم ہے ۔ چاہے آپ یہ تعلیم کسی سکول سے لے لیں یا پبلک پلیٹ فارم سے لے لیں چاہے آپ visual aid سے لے لیں یہ تمام چیزیں سیاست سکھانے کے لئے ہیں اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اپوزیشن کو اور حکومت کو

They should not hate each other, they should praise each other.

They should sit together and discuss matters of importance.

اب جہاں جہاں اس پر تنقید کی ضرورت تھی اس میں اس کو پکار دو اس کے سامنے کہ دو کہ یہ چیز کیوں ہوئی ۔

جناب والا ! میں اب یہاں پوچھتا ہوں کہ ہمیں یہاں خوف کس چیز کا ہے اور مجھے مارشل لاء کا پھر خوف ہے خدا کے واسطے ملک کو اس نہج پر مت لے جاؤ جہاں سے واپسی ناممکن ہو ۔ میں اپوزیشن سے کہتا ہوں کہ ہم اس وقت اکثریت رکھتے ہیں ، آپ نے جو بات بھی کرنی ہے ، آئیں مل کر کریں جو بھی آپ کو تکالیف ہیں ۔

You can go to the Prime Minister, you can go to the President.

talk to them.

بجائے اس کے کہ اخباروں میں بیان دئے جائیں اور اس سے دوسروں میں بدگمانیاں پیدا ہوں

I am sure I tell you somebody is waiting for the occasion.

Don't allow that occasion from which you will not be able to take them away again.

اچھا، وہی بات جو میں پہلے کہہ چکا ہوں یعنی معاشیات کے بارے میں، میں اس کے بارے میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو تفاوت ہے وہ اسی طرح سے دور ہو سکتا ہے کہ اگر میرے پاس ضرورت سے زیادہ چیزیں ہیں تو وہ اللہ کی راہ میں دے دوں۔ میں یہ بات مان لوں کہ میرے مال میں غریبوں کا بھی حصہ ہے۔ میں یہ مان لوں کہ میں زکوٰۃ دوں گا اور زکوٰۃ کو صحیح معنوں میں تقسیم کروں گا۔ اس طرح سے ویلفیئر سٹیٹ میں کوئی بھوکا نہیں رہے گا۔ کسی بھی انسان کو نفرت سے نہیں دیکھا جائے گا۔ کسی بھی انسان کو گروہی شکل میں مت دیکھو۔ بلکہ ہر انسان کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کا تم پر حق ہے۔ اگر وہ غلط کرتا ہے تو اس کو روکو، اگر ٹھیک کرتا ہے تو اسکی مدد کرو ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا آپ بے چین ہو گئے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں نواب صاحب! اب تو اور کوئی صاحب بول بھی نہیں سکیں گے۔ جاری رکھیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اچھا جناب! تعلیم کے بغیر تو خدا کی بھی پہچان نہیں ہو سکتی۔ "بے علم نتواں خدا را شناخت"۔ تو خدا کو ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اس کی قدرت اور کمالات سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی ہستی ہے۔ مجھے یاد آیا ۱۹۷۰ء میں ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک مضمون شائع ہوا تھا ایک امریکن سائنسٹسٹ نے لکھا تھا۔

There are seven reasons as to why scientists believe in God

میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کے تصوف کو بھی پڑھا ہے بائبل کو بھی پڑھا ہے اور انسان کو سدھارنے والی جتنی بھی کتابیں ہیں

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

وہ بھی پڑھی ہیں ۔ ہمارے دل میں جو یہ خواہش ہے کہ ہم خدا کو مانیں یہ کیوں ہے؟ اب یہ دیکھیں کہ اولاد وغیرہ کے ساتھ انسان کو ایک محبت ہوتی ہے اس کو آپ کے پاس ٹٹولنے کا کوئی پلانٹ نہیں ہوتا

it is within you, with your نفس with yourself

اب آپ اس کو ایک شکل وہئیت جب دیتے ہیں اس کو ایک بت کی شکل بناتے ہیں پھر اس کے ساتھ تابعداری کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتا ہے کہ it is my creation تحت الشعور میں یہ جذبہ موجود ہونا چاہیئے کہ انسان کیوں خدا کو مانتا ہے ۔ اچھا وہ جو نفی کرتا ہے وہ ایک قسم کا زور دیتا ہے کہ اس پوائنٹ کو منوانے کے لئے یہ دلیل وہ دلیل لاتا ہے، اگر زمین کو آدھے سے زیادہ سورج کے نزدیک کرو تو جل جائے گی اگر زیادہ پیچھے کرو تو ساری منجمد ہو جائے گی ۔ اگر سمندروں کو اور گہرا کر دو تو تمام کاروبار ختم ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ "ہم سے ڈرنے والے وہ لوگ ہیں جو علماء ہیں" ۔ عالم کس کو کہتے ہیں کہ "بے علم نتواں خدا را شناخت" ۔ آپ پہلے اللہ تعالیٰ کا کھوج لگائیں اب ہم نے تو بہت کھوج لگایا ہے ۔ ہم کو تو پتہ ہے اس کے لئے عبادات، ذکر اور خلوت کی ضرورت ہے یہ بھی ایک جدا اسکول ہے، مگر تعلیم کے ساتھ ٹیکنالوجی اور سائنس کی ضرورت پڑتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ "اے انسانوں اور جنوں کے گروہ، اگر تم زمین اور آسمان کے کناروں سے نکلنا چاہتے ہو تو نکلو، نہیں نکل سکتے بغیر طاقت کے ہو ٹیکنالوجی کے بغیر آپ نہیں نکل سکتے ۔ ۱۴ سو سال پہلے قرآن نازل ہوا تو لوگوں کو ماننا پڑا مگر اس زمانے میں یورپی سائنسدان پریشان ہو جائیں گے کہ کیا واقعی یہ کلام اللہ میں ہے اللہ کہتا ہے 'ولا تخسروا المیزان' Don't disturb the equilibrium

this is one of the things they shou'd understand

آج سارے سائنسدان اگر نہیں سمجھتے تو اور بات ہے ۔ یہ بھی کبھی تصورہ

تھا کہ بحر میں جنگی جہاز ہوں گے یہ اللہ کے کلام کا حاصل ایسا ہے اور اس کی تشریح کرنے کے لئے فقہاء آتے ہیں، فقہی مسائل آتے ہیں رائے اور اختلاف رائے آتے ہیں۔ بہر حال تعلیم جو ہے۔ وہ انگریز کی تعلیم تھی میں نے ایک مقالہ لکھا تھا۔

حافظ حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر، جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی حافظ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد: جناب میں نوابزادہ صاحب کو disturb نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر ترجمہ کا انتظام ہے اگر تقریر طویل ہو تو کیا انگلش میں ترجمے کا انتظام نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب یہاں نوابزادہ صاحب جو معزز رکن ہیں ان کے ارشادات پر مترجم صاحب صرف very good very good کہتے ہیں اور ہنسنے لگتے ہیں۔ لہذا میں اس ایک تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے معزز رکن کی حیثیت سے وہ جو ارشاد فرماتے ہیں اس پر آپ کے مترجمین اس انداز پہ ہنستے ہیں اور اس پر مذاق کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہندو ختم ہوں گے مترجم نے فرمایا to my speech. یعنی میری تقریر ہی سے ختم ہوں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو مترجم ہے اسکو آپ معطل کریں اور یہ تحریک استحقاق آپ فوری طور پر ایڈمٹ کریں۔ اس معزز ایوان میں معزز رکن کا اس انداز میں مذاق اڑایا جاتا ہے ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ حافظ صاحب آپ نے بہت اہم نکتہ اٹھایا۔ ایک تو یہ ہے کہ انگریزی میں ترجمہ ہونا چاہیئے کیونکہ دونوں زبانوں میں ترجمہ ہونا چاہیئے۔ دوسرا یہ ہے کہ یہاں ہاؤس میں جتنے اراکین بیٹھے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ خاموشی برقرار رہے discipline, اور decorum قائم رہے اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ کسی کے نکتے کو تمسخر یا مذاق میں نہ لیا جائے۔

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

اور یہ بہت serious نکتہ ہے میں اس تحریک استحقاق کو منظور کرتا ہوں اور یہ ہاؤس کا breach of privilege ہے یا نواب صاحب کا ہے یا آپ کا ہے میں اسے استحقاق کمیٹی کو ریفر کرتا ہوں بہت شکریہ نواب صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جی ہاں تو جب تک ہماری تعلیم کی بنیاد سائنس اور ٹیکنالوجی پر نہ ہو تو یہ میں نے ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : حافظ صاحب آپ اس کو لکھ کر بھی دے دیں۔ ریکارڈ پر تو ساری باتیں آ گئی ہیں۔ آپ لکھ کر دے دیں۔ اس کو مزید استحقاق کمیٹی میں جانا چاہیے اس طرح ہم اگر ان حالات کو بہتر نہیں بنائیں گے تو اراکین کا مذاق اڑتا رہے گا۔ تو پھر یہ بات نہیں بن سکتی۔

حافظ حسین احمد : ٹھیک ہے جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی نواب صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : سائنس اور ٹیکنالوجی پر میں نے جو ۶۳ء میں مقالہ لکھا تھا اس میں، میں نے تعلیم کے تین حصے قرار دیئے اولاً یہ کہ قرآن و سنت کی تعلیم لازماً دی جائے۔ دوم یہ کہ اسکو کوئی ڈھنگ سکھائیں سروس، ڈاکٹری یا ٹیکنالوجی۔ سوئم یہ کہ فوجی تربیت دی جائے، ہم سب پر جہاد فرض ہے جب ہم پر یہ فرض ہے تو اس کا علم اور تربیت کا حصول ہم پر فرض ہو جاتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سارا ملک ایک سپاہی بن جائے گا discipline قائم ہو جائے گا اس کے علاوہ جتنی کثیر رقم فوج پر خرچ ہوتی ہے وہ صرف چیدہ چیدہ لوگوں کے اوپر جیسے جنرل ہیں یا کمانڈر ہیں کمانڈنگ پوزیشن میں ہیں۔ تو پھر ہم وہ قوم بن جائیں گے کہ کوئی ہماری طرف آنکھ نہیں اٹھا سکے گا ہمیں اسلحہ خود گھر میں بنانا چاہیئے، ہمیں وہ ٹیکنالوجی لانی ہے اس کے لئے میرے خیال میں اس ملک میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے آخر اتنے لوگ ہمارے باہر گئے

ہو سکتے ہیں اگر اس قسم کا آدمی آجائے جس کے پاؤں کے ساتھ بم باندھ دیا جائے تو اس کے ڈر سے کوئی لوگ نہیں آتے ہوں گے مگر ایسا ماحول بنایا جائے کہ جو ٹیکنیکل لوگ ہیں جو بڑی بڑی ٹیکنالوجی جانتے ہیں وہ آجائیں اور یہاں پر اس قسم کے ادارے قائم کریں اور حکومت ان سے کام لے یہی چند الفاظ ہیں جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کرنے تھے۔

جناب ڈپٹی چیرمین: شکریہ جی، نواب زادہ صاحب بہت بہت مہربانی۔

سید فصیح اقبال: پوائنٹ آف آرڈر، جناب جیسے فاضل ممبر صاحب نے بڑی مہربانی کی اس کو سنا ہیں آپ کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے تحریک کو ایڈمٹ کیا لیکن ابھی میں ترجمہ سن رہا تھا۔ انگریزی ترجمہ معیار کا بھی نہیں تھا ایک میں نے دو چار الفاظ سنے یہ تو میرے خیال میں اب دیکھنا چاہیئے کہ جو مترجم ہیں وہ واقعی اس کے اہل ہیں کہ اردو کا انگریزی میں ترجمہ کر سکیں، بالکل نہیں۔

جناب ڈپٹی چیرمین: شکریہ فصیح صاحب اب چونکہ کمیٹی میں یہ کیس چلا جائے گا تو وہاں پر بیٹھ کر آپ ساری باتوں کو دیکھ سکتے ہیں اور سن سکتے ہیں۔ بہت شکریہ میں تمام اراکین کا مشکور رہوں گا۔

The House is adjourned to meet again on Monday the 31st December, 1990, at 3.30 P.M. That will be a Private Members Day.

[The House then adjourned to meet again at 3.30 O'clock in the evening on Monday the 31st December, 1990].